گلستانِ سحر
(حمد، نعت و اصلاحی کلام)
رضوانہ بیگم سحرؔ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گلستانِ سحر

(حمد، نعت، اصلاحی کلام)

از

رضوانہ بیگم سحر
لکچرر عربی، محبوبیہ پنجتن کالج، ورنگل، تلنگانہ اسٹیٹ
Cell No. 9849570452

نام کتاب: گلستانِ سحر

نام شاعرہ: رضوانہ بیگم سحرؔ

سن اشاعت: 2016ء

بار: اول 500

کمپوزنگ: اطیب کمپیوٹر گرافکس، 59-8-22 جمال مارکٹ

چھتہ بازار حیدرآباد۔۲۔اے۔پی

سیل فون: 9849339588

040 - 66329588

طباعت: اطیب پبلشنگ ہاؤس، چھتہ بازار۔حیدرآباد

قیمت: -/Rs. 200

صفحات: 152

کتاب ملنے کے پتے:

☆ شاعرہ: رضوانہ بیگم سحر۔ 62-3-6 املی پورہ اسٹریٹ، نزد وجے ٹاکیز روڈ،

چوراہا ہنمکنڈہ، ورنگل۔ 506011 تلنگانہ اسٹیٹ۔سیل فون: 9849570452

☆ اطیب کمپیوٹر گرافکس، 59-8-22 جمال مارکٹ

چھتہ بازار حیدرآباد۔۲۔تلنگانہ اسٹیٹ۔ سیل فون: 9849339588

فہرست

1

حمد باریٔ تعالیٰ

نعت سرور کونینؐ

رمضان المبارک

اصلاحی و متفرق

اللہ سبحانہ تعالیٰ

اللہ رب العالمین　　　خالق کل العالمین

اللہ سبحانہ وتعالیٰ دونوں جہانوں کا رب ہے۔۔دونوں عالم کی مخلوق کو پیدا فرمایا

وھو احد و صمد　　　لاشریک لہ فی الحاکمین

:اور وہ اکیلا ہے بے نیاز ہے۔۔۔۔۔۔اس کا کوئی شریک نہیں دونوں عالم میں اس کی حکمرانی ہے

اسماء الحسنیٰ لہ　　　اکمل صفات و غالبین

۔خوبصورت نام ہیں اس کے۔۔۔کامل دونوں عالم میں اپنی صفات سے متصف و غالب ہے

فدعوہ قولوا بقلبکم　　　انہ مجیب السائلین

۔پس اس کو پکارو زبانی یا دل سے پکارنے والوں کو جواب دیتا ہے۔قبول فرماتا ہے

یعلم کل احوالنا　　　یحل مصاعب راحمین

جو جانتا ہے ہمارے تمام حالات۔۔۔مشکلیں دور فرمانے والا دونوں جہانوں میں رحم فرمانے والا۔

حمد و مناجات

دعا

مالک کون و مکاں سے ملتجی ہوں کہ اس مجموعۂ کلام ''گلستانِ سحر'' کی اشاعت میں معزز معاونین جو عوام الناس کے ہاتھوں میں پہنچانے کے لئے مختلف مراحل سے گزارنے والے مخلصین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

رفیق سفر، والدین و اساتذہ کرام و آباواجداد کی مغفرت کا ذریعہ بنادے

اور

نسلِ نو کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کا قیامت تک ثوابِ جاریہ رہے۔

اور تمام قارئین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

حمد وشکر کے بعد اپنا تعارف ز من

رضوانہ بیگم بنت محمد عبدالعزیز صاحب وخورشید صاحبہ (مرحوم ومغفور)

تاریخ پیدائش 59-12-10 تعلقہ سدی پیٹھ ضلع میدک

بلا زمت کی وجہ سے ورنگل میرا وطن ثانی رہا ہے۔ الحمد للہ میں نے ایک روشن خیال تعلیم یافتہ ، اسلامی ماحول میں پرورش پائی ہے۔ میرے آباء و اجداد کا سلسلہ بزرگانِ دین واولیاء کرام سے چلا آرہا ہے جو گلبرگہ کے خواجہ بندہ نوازگیسو درازؒ کے پھوپی زاد بھائیوں سے ہوتا ہوا میرے پردادا محمد مخدوم میراںؒ تک رہا ہے جن کی درگاہ نائن پلی میں موجود ہے۔

ہمارے آباء واجداد میں دو بھائی بھونگیر کے بادشاہ کی شاہی فوج میں سپہ سالار تھے جنگی جانبازی اور بہادری پر بادشاہ نے انہیں "بہلوی" کے لقب سے نوازا اور عطیہ شاہی میں زمینات و مقطعے نوازے گئے۔ یہ لوگ کامیاب معرکوں کے بعد جب اپنے گھر لوٹے تو شاہی پالکی میں بٹھا کر نوبت و نقاروں کے ساتھ اپنے اپنے گھر بھیجے گئے تھے۔

میرے دادا حضرت۔ اور نانا حضرت کا شمار اس وقت پیشہ تدریس کے قابل اساتذہ وشعراء میں شمار ہوتا تھا نانا حضرت تلگو میں حمد و نعت کہتے نانی اماں ودادی

ماں صاحبہ عابدہ وزاہدہ تعلیم یافتہ خواتین تھیں ۔ دادی ماں ایک قابل اور فیصلہ ساز ساز صلاحیتوں کی مالکہ تھیں ۔ وہ حالات حاضرہ پر اشعار کہتی تھیں ۔ ایک شعر جو میں نے بچپن میں اُن کو کہتے سنا۔

تم جاؤ گے کچریا تو میں بھی چلوں گی
تم دو گے عرضیہ میں پیشی کرونگی

وہ اپنے اطراف واکناف کے مسائل کو بلا مذہب وملت نمٹاتی تھیں باوجود سن رسیدگی کے ان کے پاس اپنے فیصلے چکانے کے لئے لوگ جمع ہوتے وہ (احمد بی صاحبہ) کے نام سے جانی جاتیں جبکہ غیر مسلم اُنہیں (موداماں) کے نام سے جانتے تھے ۔ وہ حقدار کو حق سے محروم کرنے پر حق کو چھین کر لینے کا مشورہ دیتیں ۔

ہر پہلا کلام جو بھی لکھا جاتا سب سے پہلے وہ میں اپنے رفیق سفر کو سنا کر مطمئن ہوتی جو میرے کلام وفکر کی حوصلہ افزائی کرتے ۔ میں اپنا حمدیہ ونعتیہ کلام مقامی جلسہ ، خواتین وجلسہ ، رحمت اللعالمین کی محافل میں سناتی رہی ہوں جو میری عین خواہش رہی ہے ۔ الحمدللہ کئی مرتبہ حیدرآباد کے جلسوں میں بھی تقاریر ایمانیت وحمدیہ ونعتیہ کلام سنانے کی سعادت حاصل ہوئی ۔

میرا ایک خواب جو قارئین کرام محبان رسولؐ کے گوش گذار ہے ، جس کے

بعد مجھے نعتیہ کلام لکھنے کی تحریک ملی، خادم الحجاج محمد عبدالقدیر صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج ورنگل نے بارگاہ رسالت میں میرا نعتیہ کلام سنانے کے لئے مجھ سے طلب کیا میں نے اپنا لکھا نعتیہ کلام دینے میں پس و پیش کیا خوف یہ ہوا کہ کہیں میرا لکھا ہوا کلام اس لائق نہ ہو جس کو بارگاہ رسالتؐ میں سنایا جاسکے، کہیں بے ادبی نہ ہو۔ پرنسپل صاحب کے مکرر کہنے کے بعد مجھے نعت شریف دینا پڑا لیکن دل میں خوف تھا۔ اس نعت شریف کے دو اشعار یہ ہیں۔ جو بارگاہِ رسالت میں سنائے گئے

خیر البشر و رحمت عالم ہیں آپؐ ہی ☆ خلقت میں ساری محسنِ اکبر ہیں آپؐ ہی

جب ظلم وارتداد میں گمراہ تھا جہاں ☆ حق کا پیام لائے جو رہبر ہیں آپؐ ہی

پرنسپل صاحب نے اس نعتیہ کلام کو بارگاہ رسالتؐ میں بعداز جمعہ ادب واحترام کے ساتھ سنانے کا شرف حاصل کیا۔ جب وہ قافلہ حج سے واپس لوٹا تو مجھے مطلع فرمایا۔ یہ وہی جمعہ کی شب تھی ''خواب میں کسی صاحب کے دروازہ پر دستک دینے کی آواز پر میں نے دروازہ کھولنے پر وہ صاحب کچھ سفید کورے کاغذ مجھے دیتے رہے اور میں لیتی رہی اور یہ سلسلہ دیر تک جاری رہا اُسی اثناء میں میرے لڑکے عامر نے قریب آکر پوچھا ''یہ کیا ہے امی'' میں نے صفحہ پر مہر نبوت کے نشان پر انگلی سے بتاتے ہوئے کہا جو اوپر صفحہ کے بائیں جانب ایک گول دائرہ میں موجود تھا ''یہ مہر نبوت ہے بیٹے'' اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہوگئی، وقت فجر کا تھا میں وہ گول

دائرہ جس میں ''محمد رسول اللہ'' لکھا ہوا تھا اپنی دائری کے صفحات پر بنانے کی کوشش کرنے لگی لیکن ویسا نہیں بنا سکی۔ والدہ صاحبہ سے اس خواب کی تعبیر پوچھنے پر الحمدللہ کہا، فرمایا یہ خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تمہیں نعتیہ کلام لکھنے کی طرف اشارہ ہے ،اس کے بعد میرا نعتیہ کلام لکھنے کا سفر بفضل تعالیٰ جاری رہا الحمدللہ۔

اس مجموعہ کلام کا عنوان ''گلستانِ سحؔر'' کو بزرگ بھائی تاج مضطر صاحب بانی و سرپرست بزمِ محمدؐی نے تجویز فرمایا۔ ''گلستانِ سحر'' حمد، نعت، مناجات، اصلاحی پیام و دیگر متفرق کلام سے مزین ہے۔

میری شادی انٹر میڈیٹ کے بعد محمد ظہیر الدین صاحب سے انجام پائی جو بحیثیت لکچرر محبوبیہ پنجتن جونیر کالج سے بحسن وخوبی کارکردگی نبھا کر الحمدللہ سبکدوش ہو چکے ہیں۔ میرے والدین کی دعائیں تعلیم میں حوصلہ افزائی اور ظہیر الدین صاحب کی میرے حق میں حصول علم میں روشن خیالی و بھرپور تعاون نے مجھے تعلیمی سفر سے جوڑے رکھا۔ الحمدللہ میں اسلامیہ کالج ورنگل سے ڈگری سطح ریگولر تکمیل کر سکی۔ شہر ورنگل میں میرے شفیق اساتذہ میں محترم ڈاکٹر محمد عبدالرشید نوازؔی صاحب، محمد عبدالرحیم اصغؔر صاحب، محمد سلطان احمد محمودی صاحب (مرحوم و مغفور)، ڈاکٹر بہادر علی صاحب ہیں جن کے لب و لہجہ و حسن سلوک سے مجھے مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔ محترم شفیق استاذ ڈاکٹر محمد رحمت اللہ شریف پیلک

اڈمنسٹریشن نے مجھے ایم اے پبلک اڈمنسٹریشن کی کوچنگ دی، پہلے میں ایم اے پبلک اڈمنسٹریشن سے کامیاب رہی مجھے عربی سبجکٹ سے ایم اے کرنے کی خواہش سکریٹری یعقوب شریف صاحب کی ایما پر اللہ تعالیٰ نے عربی سبجکٹ سے عثمانیہ یونیورسٹی آرٹس کالج میں حصول تعلیم کا موقعہ عنایت فرمایا اور قابل ترین جید اساتذہ کرام میں محمد سلطان محی الدین صاحب (مرحوم و مغفور) ، ڈاکٹر محمد عبدالمجید صاحب، ڈاکٹر قمر النسا صاحبہ، ڈاکٹر محمد بدیع الدین صابری جیسے اساتذہ کرام نے مجھے تاریخ اسلام و تاریخ عرب کے جغرافیائی، سماجی ولسانی، ثقافتی علوم کے علاوہ وہ کنز العلوم مجھے عطا کیا اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور توفیق نے میرے قلم کو اُکسایا غور وفکر کی تحریک ملی پھر میں 1994ء سے حمدیہ اور نعتیہ کلام لکھنے لگی بزبان عربی و اردو۔ بفضل تعالیٰ اُسی سال (ایم اے) عربی میں فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئی۔ میرا لکھا حمدیہ ونعتیہ کلام جو تاریخ اسلام کی جھلکیوں سے مزین ہے۔

ڈاکٹر عبدالمجید صاحب نے ''اللہ سبحانہ تعالیٰ'' پر لکچر دیا تو میں نے پہلی حمد ''اللہ سبحانہ تعالیٰ'' کے عنوان سے لکھی جو بزبان عربی تخلیق ہے جو منجانب اللہ رب العالمین تخلیق کی گئی۔ جس کو مجموعہ کلام ''گلستانِ سحر'' کے ابتداء میں من وعن شامل کیا گیا ہے، بزرگ شاعر جناب الحاج نادر اسلوبی نے بھی میرے نعتیہ کلام کو نعتیہ جلسوں میں متعارف کروایا، اس کے بعد محبِ رسولؐ تاج مضطرؔ صاحب بانی بزم محمدؐ

نے میری حوصلہ افزائی کی، اوراس مجموعہ کلام کے محرک ورہبر رہے ہیں، میرا تخلیقی کلام حمد ،نعت ونثری مضامین اردو کے روز ناموں و رسائل گورنمنٹ گزٹ ''ماہنامہ تلنگانہ اردو'' کے علاوہ مقامی اخبارات میں شائع ہوتا رہا ہے میں تمام مدیران کی مشکور ہوں جنہوں نے میرالکھا ہوا کلام شائع فرمایا حوصلہ افزائی فرمائی۔

میں فی الحال محبوبیہ پنجتن جونیئر کالج میں انٹرمیڈیٹ کے تحت سکنڈ لینگویج زبان دوم نصاب عربی لکچرر اپنی خدمات انجام دے رہی ہوں جس کا سہرا جناب سکریٹری و پرنسپل محمد یعقوب شریف صاحب مرحوم ومغفور کے سر جاتا ہے جنہوں نے مجھے بلوا کر اس عہدے پر مامور کیا ہے۔2013ء میں عثمانیہ یونیورسٹی کی تاریخ میں پہلی مرتبہ عربی ڈپارٹمنٹ کی کوششوں سے بڑے پیمانے پر عربی نصاب دوم کے لئے ورکشاپ منعقد کرنے پر مجھے آندھراپردیش جونیئر لکچررس اسوسی ایشن عربی آندھراپردیش کی جانب سے صدر منتخب کیا گیا اور صدارتی خطبہ وتقریر کے لئے مجھے نامزد کیا گیا۔

الحمدللہ میں نے بحسن وخوبی عربی درس وتدریس کے لئے (۱۰) دس نکات پیش کئے جس پر پروفیسرس صاحبان عربی ڈپارٹمنٹ پرنسپل آرٹس کالج عثمانیہ یونیورسٹی کی موجودگی میں آرٹس کالج کے وسیع وعریض ہال جولکچر رصاحبان عربی ڈپارٹمنٹ آندھراپردیش کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی سے تنگدامانی کا شکوہ کررہا

تھا۔طلباءعربی نصاب دوم کے لئے ایک سیر حاصل تفصیلی معلوماتی لکچر عربی زبان اہمیت و مقاصد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور تاریخ میں پہلی مرتبہ شریک لکچر رصاحبان کو یونیورسٹی کی جانب سے سرٹفیکیٹس عطا کئے گئے۔صبح ۱۰ بجے سے تین میقات میں یہ پروگرام شام پانچ بجے تک چلتا رہا۔

سال 2013ء تا 2014ء میں بورڈ نے مجھے (Selybus Commetee) عربی نصاب نو کے لئے منتخب کیا۔یہی نصاب عربی میں حاضر الوقت پڑھایا جارہا ہے،حمد بیان کرنے کے تعلق سے خود فرقان حمید کہتا ہے۔

بحر کل یہ جہاں تبدیل کرلے روشنائی میں
تیری تعریف یارب نا ادا ہوگی لکھائی میں

(قرآنی ترجمہ کی روشنی میں اپنے رب کی تعریف لکھتے ہیں، جاؤ سات سمندر اور لے آؤ تو بھی تیرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی)

نعتیہ کلام میں حیات مبارکہ کے کچھ گوشوں کا ذکر ہے۔اگر کسی تخلیق میں غلو نظر آئے تو ''گلستانِ سحر'' پر قارئین کرام و ناقدین کرام کھل کر تنقید فرمائیں تو احسن ہے۔بارگاہ رب میں دعا ہے کہ میری اس حقیر کوشش کو اللہ سبحانہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور ''گلستان سحر'' کو قارئین قدردان و سامعین میں مقبول عام فرمائے۔آمین۔

شہر ورنگل میں اردو کی پہلی نعت گو شاعرہ۔ رضوانہ بیگم سحرؔ

از: تاج مضطر۔ ورنگل

ماشاء اللہ اس سرزمین ورنگل ادبی ذوق رکھنے والی خواتین سے معمور ہوتی جارہی ہے۔ اردو زبان کی بقاء کے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ خواتین آگے آئیں۔ ویسے بھی وہی قوم، وہی زبان کامیاب رہی ہے جن میں خواتین نے فراخدلی سے حصہ لیا اور ہاتھوں ہاتھ آگے بڑھایا۔ جب تک خواتین ساتھ نہ دیں اس کا ترقی کرنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔ اردو زبان کی بقاء کے لئے جو جدو جہد جاری ہے اس میں بہترین مصنف، شاعرات کا اہم حصہ ہے جس کے ثبوت کے لئے رات دن اخبارارت کے شعبہ خواتین کے کالم ان کی بہترین نگاراشات سے بھرے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ خواتین کی بے شمار تہذیبی و دینی تنظیمیں وجود میں آرہی ہیں۔ جو بہترین معاشرہ اور تہذیب و تمدن کی علامت ہیں۔

بہترین ادبی ذوق اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ اس میں شاعری کا دخل نہ ہو۔ اس کے ساتھ اگر دینی و مذہبی روشنی مل جائے تو سونے پر سہاگہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ رضوانہ سحر کا یہ مجموعہ ان کی شخصیت اور فن کی تکمیل کا مظہر ہے۔ اس وقت میرے ہاتھ میں اُن کا پہلا مجموعہ کلام ''گلستانِ سحر'' کا مسودہ ہے

جس کے پہلے حصہ میں حمد و مناجات دوسرے حصہ میں غیر طرحی نعتیہ کلام اور تیسرے حصہ میں طرحی نعتیہ کلام ہے ماہ رمضان کے تعلق سے کچھ کلام اور آخری حصہ میں اصلاحی اور متفرق کلام شامل ہے۔

رضوانہ سحر اپنا حمدیہ و نعتیہ کلام مقامی جلسہ خواتین رحمت اللعالمینؐ میں سناتی رہتی ہیں اور کئی بار حیدرآباد کے جلسوں میں بھی اپنی مذہبی تقاریر سے خواتین کے دلوں کو نور ایمانی سے معمور کرتی رہتی ہیں اور حمد و نعت بھی سنانے کی سعادت بھی حاصل کر چکی ہیں بلکہ دینی و سیرت کی محافل میں نعتیہ کلام یا حمد سے سب کو متاثر کیا اس سے اُن کے دینی ذوق و شوق اور معلومات کا پتہ چلتا ہے۔ کہیں باریؔ تعالیٰ کی تعریف تو کہیں نبیؐ آخرالزماںؐ کی تعریف میں قلم و جذبات کا زور لگایا ہے۔

رضوانہ سحر نے بہت ہی سلیقہ سے کلام کو ترتیب دیا ہے۔ آیات قرآنی و احادیث رسول سے سنوارا ہے۔ اللہ اور رسولؐ کی رضا کو پیش نظر رکھا اور آج بھی شاعری اپنی رخ دین کی طرف کرتی ہے۔ موصوفہ کے ان عقیدت و محبتوں کے پھولوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور بارگاہ رسالت سے اس کی قبولیت کی سند حاصل ہو جائے اور یہ مجموعہ آخرت کے نجات اور شفاعت رسولؐ کا موجب بنے۔ دعا ہے کہ رضوانہ سحر کے قلم میں اور زور پیدا ہو اور دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل کرے آمین۔

گلستانِ سحؔر

نعت شریف لکھنے، پڑھنے اور سننے کی سعادت اُسی کو نصیب ہوتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے اور یہ حکم اُسی کو ملتا ہے جو حضور اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ سے عقیدت و محبت رکھتا ہے۔ حق تعالیٰ نے خود جس برگزیدہ ہستی پر سلام و درود بھیجا ہے اُس محترم ہستی کی مدح سرائی میں بندہ کچھ کہے یہ بندے کی مجال نہیں حضور اکرم ﷺ کی مدح سرائی کا حق ادا کرے یہ ممکن نہیں لیکن جب حق تعالیٰ کا منشاء اس میں شامل ہو تو بندہ بساط بھر کوشش کر لیتا ہے۔ یہ کوشش کرنے کا تصور بھی بندے کو اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے۔

زیر نظر مجموعہ ''گلستانِ سحر'' محترمہ رضوانہ بیگم سحؔر صاحبہ کے حمد یہ نعتیہ و مناجاتی کلام پر مشتمل ہے۔ محترمہ کا کلام پڑھنے کے بعد یہ احساس ہوا کہ والہانہ محبت و عقیدت حضور پر نور محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ سے رکھنے کا نتیجہ ہے۔ محترمہ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ اصلاح معاشرہ پر اپنی توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اشعار میں نصیحت آموز باتیں جگہ جگہ مل جاتی ہیں۔ قابل مبارکباد ہیں محترمہ سحؔر صاحبہ جو سرزمینِ ورنگل سے اردو کی بلکہ نعتیہ شاعری کے ذریعہ نمائندگی فرماتی ہیں۔ یقیناً پہلی کتاب کی اشاعت کے مراحل بڑی مشکل سے طئے ہوتے ہیں بلکہ ایک ایک دن، گن گن کر گزارنا پڑتا ہے جب کتاب شائع ہو کر آجاتی ہے تو بے انتہا مسرت ہوتی ہے۔ یہی کیفیت آج محترم سحؔر پر طاری ہے۔ حضور اقدس محمد مصطفےٰ ﷺ کی تعریف و توصیف یعنی نعت شریف لکھنے کی کوشش کر کے ہم اپنے آپ کو اُنؐ کے ثنا خوانوں میں شامل کرنا چاہتے ہیں ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ

تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت محمد ﷺ کی تعریف کرتے ہیں تو ایسے میں ہماری اوقات ہی کیا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کون ہے جو حضور ﷺ کی تعریف و توصیف کر سکتا ہے۔

بہر حال مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ ہمارے معاشرہ میں ایک محترمہ جو سماجی، فلاحی، اور اصلاح معاشرہ کے ساتھ ساتھ دینی و مذہبی امور کی انجام دہی بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتی ہیں۔ خود ایک لکچرر ہونے کے باوجود اتنا وقت نکال پاتی ہیں کہ دوسروں کے دکھ درد کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

شہر ورنگل کے بزرگ شاعر تاج مضطرؔ جو میرے قدیم دوست بھی ہیں ایک دن میرے پاس محترمہ کا تحریر کردہ مسودہ لے کر آئے اور کہنے لگے کہ یہ کتاب شائع کرنی ہے، میں نے حامی بھر لی، اس طرح محترمہ سے میرا غائبانہ تعارف ہوا۔ اُن کے کلام پر سرسری نظر ڈالنے سے اس بات کا اندازہ ہوا کہ محترمہ دردمند دل رکھتی ہیں اور دین دار خاتون ہیں۔

پیغامِ خدا تیر نہ تلوار سے پھیلا
پیارے نبیؐ کے جذبۂ ایثار سے پھیلا

میری دلی دعا ہے کہ محترمہ کا نعتیہ مجموعہ ''گلستانِ سحرؔ'' ادبی، مذہبی، حلقوں میں مقبولیت حاصل کرے۔ قارئین اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیں اور شاعرہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں تاکہ آئندہ کتابوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہے۔

اطیبؔ اعجاز۔ حیدرآباد

''گلستانِ سحر'' شیریں بیان و حُسنِ کلام

از۔ محمد سرور علی افسر

''گلستانِ سحر'' مختلف قسم کے دیدہ زیب خوش رنگ اور رنگ برنگی پھولوں کے ذریعہ سجایا گیا ایک گلدستہ ہے۔اس چمنِ ہُر بہار میں ہر ایک پھول اپنی نکہت ہائے دلنواز لئے ہوئے سارے چمن کو پُر بہار بناتے ہوئے خوشی و مسرت اور فرحت و فرحاں کے خزانے لُٹا رہا ہے جن کی بھینی بھینی اور دلفریب خوشبوؤں سے سارا چمن عالمِ زار کو معطر کر رہا ہے۔اس چمنِ پُر بہار کا حسین و جمیل منظر ہر ایک متقس کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔یہ دراصل اس کی اپنی نمایاں خوبی اور خصوصیت ہے میری مراد رضوانہ بیگم سے ہے جنھوں نے اپنی انتھک محنت اور مشقت سے اس ''گلستانِ سحر'' کو خوشبو ہائے دلنواز کا حقیقت، معرفت، وحدانیت، نعتیہ کلام سلف و صالحین کے ارشادات اور حالات حاضرہ کے دورِ فتن کے حالات کو بڑی خوبی سے

نکھار کر حق وصداقت اور سچائی کو بڑے ہی مصلحانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ دراصل یہ خوبی اور خصوصیت ان کے اندر سلف وصالحین کی نسبت سے آئی ہے۔ چونکہ ان کا سلسلۂ نسب دکن کے اولیائے باکمال حضرت خواجہ بندہ نواز گیسودرازؒ سے ملتا ہے۔ اس طرح ان کے اندر صالحیت ومحبت وحقیقت ومعرفت محسن انسانیت سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نعتیہ کلام سے آشکارا ہوتی ہے۔ رضوانہ صاحبہ نے زندگی کے ہر پہلو پر بڑے ہی موثر انداز میں خامہ فرسائی کی ہے۔ مثال کے طور پر وحدانیت، انسانیت، اجتماعیت، انفرادیت، الغرض زندگی کا کوئی پہلوان کے درک سے باہر نہیں بلکہ انھوں نے زندگی کے ہر پہلو پر اپنی شعری ونثری تحلیقات کے ذریعہ اُجاگر کیا ہے۔ مثال کے طور پر ''شاعر تلنگانہ نادر اسلوبی کے مجموعہ کلام پر سرسری تبصرہ'' ''تلنگانہ مبارک ہو'' عصر حاضر میں عربی زبان کی اہمیت وضرورت، مادری زبان کی حفاظت، محافظ نسواں ﷺ ، وغیرہ نمایاں اہمیت کے حامل ہیں ان کی نظر اسلامی تعلیمات اور تاریخ اسلام پر گہری نظر ہے۔ تب ہی تو انہوں نے اپنے بصیرت افروز اشعار ونثری تحقیقی مضامین کے ذریعہ قارئین کو اپنی طرف متوجہ کرلیا ہے۔ رضوانہ صاحبہ کی دینی اور ادبی تربیت اسلامیہ کالج ورنگل کے نامور اساتذہ کرام ڈاکٹر رشید نوازیؔ، جناب عبدالرحیم اصغرؔ، ڈاکٹر رحمت اللہ شریف وغیرہ کی رہنمائی میں ہوئی ہے۔ اس طرح صاحب موصوفہ نے ''فن سخن'' میں

درک حاصل کیا ہے عثمانیہ یونیورسٹی آرٹس کالج حیدرآباد سے عربی سے ایم اے میں درجہ اول میں کامیابی حاصل کی ہے۔ محبوبیہ پنجتن جونیر کالج مٹھواڑہ ورنگل میں بحیثیت لکچرر خدمت انجام دے رہی ہیں۔ ان کے شعری اور نثری تخلیقات ملک کے نامی گرامی اخبارات اور رسائل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں شہر ورنگل کے بزرگ شاعر نادر اسلوبی اور بزم محمدیؐ کے صدر محترم تاج مضطر نے ان کی حوصلہ افزائی فرمائی جس کے نتیجہ میں ''گلستانِ سحر'' عالمِ وجود میں آئی ہے۔ حمد یہ نعتیہ کلام کے چند شعر ملاحظہ فرمایئے۔ سورۂ اخلاص کو پیش نظر رکھ کر کتنا اچھا شعر کہا ہے۔

وہ احد ایسا صمد ہے مقتدر ربِ جلیل
اس کی قدرت میں نہیں شامل کوئی دوجا کفیل

عیاں ہے مالک کون و مکاں نظاروں میں
خزاں کے روپ میں اور جلوہ بہاروں میں

میرے خالق میں تری راہ میں وہ کام کروں
تیری خوشنودی میں ہر صبح و ہر شام کروں

توحید میں ہے فطرتِ انسانی کی بقاء
خالص ہو بندگی جو فقط رب کی ذات سے

نعتیہ کلام کے چند شعر ملاحظہ فرمایئے، جو دل میں سرور و فرحت و محبت اور الفت پیدا فرمانے کی

ضامن ہیں۔

میں آنکھوں میں مدینہ کا وہ منظر لیکے آئی ہوں ☆ سوئے خیر الوریٰ سے نورِ وحدت لیکے آئی ہوں

سبز گنبد کی ہیں جو شان رسولِ عربیؐ ☆ دونوں عالم میں ہیں ذیشان رسولِ عربیؐ

کھا کے پتھر زخم سے دشمن کے حق میں کی دعا ☆ نوعِ انسانی میں ایسا مہرباں اچھا لگا

میری فکر مدہوش عشقِ نبیؐ ہے ☆ میرا قلب جان میرے پیارے نبیؐ ہے

فکر آخرت کے تعلق سے بھی آپ نے کئی شعر کہے ہیں جو ذہن وفکر پر اچھی طرح مرتسم ہو جاتے ہیں ماہِ رمضان کی عظمت و حُرمت کو پیش نظر رکھ کر کتنے اچھے شعر کہے ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

موسوم رب سے خاص جو ماہِ صیام ہے ☆ نعم البدل ہے رب، یہی حق کا پیام ہے

ہر ایک دہا ماہ کا امت کو ہے سوغات ☆ بخشش و مغفرت ہے جہنم سے نجات

نسوانیت کو پیش نظر رکھ کر دل کی گہرائیوں سے کتنی اچھی باتیں کہی ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

''پردہ'' اُمت وسط کی وراثت ہے ☆ حکم اللہ ہے، قرآں پردہ

رشکِ عالم ہے فطرتِ نسواں پر ☆ زینتِ فخر دو جہاں پردہ

رضوانہ بیگم سحرؔ کی یہ شعری اور نثری تخلیقات ایک عرصہ دراز تک ذہن وفکر کو متاثر کرتی رہیں گی۔

☆☆☆

ثابت قدمی اور حوصلہ مندی کی مثال

محترمہ رضوانہ بیگم سحؔر میری حقیقی ہم شیر ہوتی ہیں۔ باجی صاحبہ ہم سات بہن بھائیوں میں بڑے بھیا کے بعد سب سے بڑی ہیں۔ایک سنجیدہ، سلیم الطبع، نرم خو، منکسر المزاج خاتون اور ہم سب سے نہایت محبت اور شفقت سے پیش آنے والی مثالی بڑی بہن ہیں۔ اہلِ خانہ اڑوس پڑوس خانداان والوں اور سب ملنے جلنے والوں سے بہترین اخلاقی روابط رکھتی ہیں۔ ہر کارِ خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور سب کو ترغیب دینا اُن کی عادت میں شامل ہے،تو ہم پرستی ، بدعات،

شرک، بے جا رسومات اور شادی بیاہ میں لین دین بے جا اسراف جیسی قبیح رسموں کی عملی مخالفت کرنے والی ہیں، جس کی تازہ مثال حال ہی میں اُن کے دونوں صاحبزادوں کی بغیر کسی لین دین کی شادیاں ہیں۔ تبلیغِ دین اور اصلاحِ معاشرہ کا حق ادا کرنے کے لئے کوشاں و کمر بستہ رہتی ہیں۔

باجی صاحبہ کی زندگی ہمیشہ ہی ناہمواریوں اور مشکل ترین امتحانات سے عبارت رہی ہے۔ بچپن سے حصولِ تعلیم کا بے حد شوق تھا، ذہین و فطین تو تھیں ہی اس لئے باوجود کم سنی میں شادی کے اُن کا ذوق بلکہ شوقِ تعلیم مسلسل جاری رہا۔ خوش قسمتی سے اُن کے شوہر جناب محمد ظہیرالدین صاحب کی رفاقت سونے پہ سہاگہ ثابت ہوئی۔ کہتے ہیں کہ ہم سفر اگر ہم خیال ہو تو دونوں ہی کی زندگی کی کٹھن سے کٹھن راہیں بھی پھولوں کی رہگزر بن جاتی ہیں۔ بہنوئی صاحب کے محکمۂ تعلیمات سے وابستہ رہنے کی بناء پر انھوں نے نہ صرف باجی صاحبہ بلکہ دور اور نزدیک کے کئی تشنگانِ علم کو اپنی موثر رہنمائی و ہمت افزائی سے سیراب کیا۔ باجی صاحبہ نے بھی موقعہ کو غنیمت جانا اور محنت و جستجو سے تعلیم حاصل کرتی رہیں۔ اِس دوران اپنے چمنِ حیات میں کھلنے والے پھولوں کی پرورش و آبیاری اور اُمورِ خانہ داری کے فرائض احسن طریقہ سے انجام دیتی رہیں اور ساتھ ساتھ زیورِ تعلیم سے آراستہ ہوتی رہیں۔ اس محنت و مشقت کے بہترین صلہ کے طور پر قدرت نے

اُنھیں امتیازی کامیابیاں عطا کیں۔اُن کی فطرت کے عین مطابق پیشۂ تدریس عربی زبان کے لئے منتخب کرلیا۔

دورانِ تعلیم دو مرتبہ وہ جان لیوا حادثات سے دوچار ہوئیں، حادثے اتنے شدید تھے کہ پیر کے ٹوٹ جانے اور کچھ عرصہ بعد اپنے داہنے ہاتھ اور داہنے پاؤں کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے اُن کی زندگی کئی ماہ تک عملاً مفلوج ہوکر رہ گئی۔ متواتر حادثات ایسے تھے کہ کوئی دوسرا ہوتا تو حوصلہ کھو بیٹھتا، لیکن اللہ پر کامل توکل اور صبر و استقامت کی جیتی جاگتی مثال ہماری باجی صاحبہ کبھی بھی پست ہمتی یا مایوسی کا شکار نہ ہو پائیں بلکہ ہر حادثہ ہر آزمائش اُنھیں نیا حوصلہ عطا کرتی رہی ہر بار وہ نئی شروعات کرتیں اور پہلے سے زیادہ پُر عزم منزل کی طرف گامزن رہتیں۔اُن کا استقلال اور ثابت قدمی ہمارے لئے آج بھی قابل تقلید ہے۔

اللہ رب العزت کا کرم ہے جس نے ہم بھائی بہنوں کو علم دوست، روشن خیال اور موحد والدین کے گھر پیدا کیا۔ ہمارے والدین اعلیٰ تعلیم یافتہ اور علم دین سے بہرہ ور تھے۔ گھر میں ہمیشہ ہی معیاری لب ولہجہ میں گفتگو ہوا کرتی۔ علامہ اقبالؒ اور حالیؔ کے اشعار دونوں کی زبان پر رواں دواں رہتے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی بہترین عملی تربیت ہمارے لئے بہترین اثاثہ ثابت ہوئی۔ باجی صاحبہ کے کلام میں بھی تصورِ وحدانیت، عشقِ رسولؐ اور اسلامی تعلیمات کے گہرے اثرات ملتے

ہیں۔ایک ایک لفظ ان کے احساسات اور جذبات کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔غلو یا مبالغہ آرائی کا شائبہ تک نہیں ملتا۔انتہائی عام فہم اور سادہ و سلیس زبان میں بڑی روانی سے وہ سب کچھ کہہ دیتی ہیں جو اُن کی حساس طبیعت محسوس کرتی ہے۔فن سے زیادہ مقصدیت اور معنویت کو بے حد اہمیت دی گئی ہے۔اشعار کہنے پر آجاتی ہیں تو ایک بے خودی کی سی کیفیت طاری رہتی ہے اور وہ ایک الگ دنیا میں کھو جاتی ہیں۔

زیر نظر مجموعۂ کلام کا مطالعہ ہم کو علم و آگہی کے ایک نئے جہان میں پہنچا دیگا۔مجھے کامل یقین کہ اس کتاب کو ادبی حلقوں میں پسند کیا جائے گا اور نصیحت آموز اشعار سے استفادہ کیا جائے گا۔اللہ سے دعا ہے کہ ہمارے معاشرہ میں ایسی فقید المثال شخصیات بلکہ خواتین زیادہ سے زیادہ تعداد میں پیدا ہوتی رہیں تا کہ اصلاح معاشرہ کا کام یوں ہی چلتا رہے،معاشرہ صحت مند افکار اور اسلامی اصول وضوابط پر عمل پیرا رہے۔آخر میں میں باجی صاحبہ کی خدمت میں کتاب کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

خاکسار

عارفہ رخسانہ

لکچرر اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج سدی پیٹھ،

اظہارِ تشکر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت، حبِ رسولؐ سے بقعۂ نور ہستی جنکی تحریک سے نعتیہ کلام ترتیب دینے کی حوصلہ افزائی کے ساتھ ساتھ قلم کاروں میں حبِ رسولؐ کی رہنمائی ہوتی ہے۔خوش اخلاق پرخلوص محترم ایوارڈ یافتہ بھائی جناب تاجؔ مضطرؔ صاحب بانی وسرپرست بزمِ محمدی کاشانۂ نور ورنگل کے اخلاص واجتہاد نے مجھے مقامی وغیر مقامی نعتیہ جلسوں میں متعارف کروایا ہے۔ونیز طرحی اشعار روانہ فرماتے ہوئے میری حوصلہ افزائی کئے اور ساتھ ہی تمام تخلیقی کلام کومحفوظ رکھنے کی تاکید فرماتے گئے جس کی بدولت بفضل تعالیٰ عنقریب یہ مجموعۂ کلام ''گلستانِ سحرؔ'' انشاءاللہ بہت جلد منظرِعام پرآئے گا۔

خوش اخلاقی گفتار محترم المقام بزرگ جناب سرور علی افسر صاحب موظف لکچرر محبوبیہ پنجتن جونیر کالج ورنگل جو با صلاحیت، مایہ ناز نثر نگار شخصیت ہیں جنکا مقبول مجموعۂ کلام ''تنقید کی کرنیں'' ومضامین نثر مختلف رسائل واخبارات میں

شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مجموعۂ کلام ''گلستان سحر'' اور میری شخصیت پر تفصیلی تبصرہ فرمایا ہے۔

مشہور زمن شاعر و ادیب عالمی نعتیہ انتخاب کے مرتب محترم الاکرم ایوارڈ یافتہ بھائی جناب اطیبؔ اعجاز نے ''گلستان سحر'' پر سرسری تبصرہ فرمایا ہے۔ اطیب اردو کمپیوٹر اینڈ پرنٹرس، حیدر آباد کے زیر اہتمام شائع ہونے والے مجموعۂ گلستان سحر کو اشاعت و طباعت کے مراحل سے گزارا اور مخلصانہ رہنمائی و تعاون فرمائی۔

محترم بزرگ شاعر با کمال محترم نادر اسلوبی نے تخلیقی مجموعۂ کلام ''گلستان سحر'' کے تکمیل پا جانے پر حوصلہ افزائی فرمائی اور مختلف رسالوں وار دو روز ناموں میں شائع کروانے کا مشورہ دیا کہ یہ پیغام تمام قارئین اردو ادب تک پہنچے جو ہمارا مقصد حیات ہے۔

رضوانہ بیگم سحرؔ

ورنگل

حمد باری تعالیٰ

ہر شاہکار میں ترا جلوہ دکھائی دے
ہر شئے میں تیرے نور کا شہرہ دکھائی دے
اے خالق جہاں تیرا شہرہ دکھائی دے

بادِ صبا یہ ارض و سماء لیل اور نہار
اِن سب میں تیرے کُن کا کرشمہ دکھائی دے

توصیف تیری کرتی ہے یہ ساری کائنات
اِس کے لبوں پہ تیرا قصیدہ دکھائی دے

شمس و قمر حجر یہ شجر نجم کہکشاں
ہر کوئی کرتا تجھ کو ہی سجدہ دکھائی دے
ہر اک نظام محوِ سجدہ دکھائی دے

ادراک کو نہیں ترے اِظہار کا شعور
تیرا سحرؔ کو جب کبھی جلوہ دکھائی دے
فکرِ سحر جو رب تیرا عطیہ دکھائی دے

حمد رب جلیل

حمد و ثناء خدا کی بڑی دلنشیں ہے
کون و مکان ہر جگہ وہ ہی مکین ہے

وہ عالم الغیوب ہے سب کا مُنیب ہے
وہ لا شریک رب ہے ہمارا مجیب ہے

حکمِ خدا سے دنیا میں سب کا ظہور ہے
رحمٰن ہے رحیم ہے ربّ غفور ہے

جو لاشعور کا بھی مرے اک شعور ہے
ادراک سے سحؔر کے ابھی کوسوں دور ہے

حمد

عیاں ہے مالکِ کون و مکاں نظاروں میں
خزاں کے روپ میں بھی جلوہ ہے بہاروں میں

تری تجلّی حکمت ہے رہگزاروں میں
بصیر ہی تجھے دیکھا کیے نگاروں میں

ترا ہی نظم ہے جاری ہر اک زمانے میں
تجھے ہی علم ہے بگڑی ہوئی بنانے میں

تو ہی شفیق ہے ماں سے بھی کوئی اور نہیں
سحؔر مثال جو رب کی ہے دو جہانوں میں

حمد

خالقِ تخلیقِ عالم حکمتِ کُل کردگار
مالکِ کون و مکاں ہے بس وہی پرورگار

وہ احد ہے اور صمد ہے مقتدر رب جلیل
اس کی قدرت میں نہیں شامل کوئی دوجا کفیل

اس کی رحمت ہر گھڑی ہر آن میں ہر شان میں
وہ جو چاہا تو دیا جلتا رہا طوفان میں

گر جو چاہے تو بدل دے فیصلے تقدیر کے
لاکھ کوشش ہو جتن کرلیں کسی تدبیر سے

مہرباں رب التجائیں ہیں ہماری زاروزارر
جو سحؔر سنتا ہے ہر اک کی دعائیں باربار

حمد وثنا

یہ چمن بہار یہ آسماں
تری حکمتوں کی نشانیاں

شمس و قمر یل بحر و بر
جو بیان کرتے ہیں تیری شاں

یہ جہاں میں جو بھی ہے سب میں تو
ترے کن فکان کے ہیں نشاں

ترے دم سے دن بھی ہے رات بھی
تو ہے ربِّ خالقِ دو جہاں

جو بھی وقت تجھ کو ملے سحؔر
ہے عمل کے واسطے مختصر

التجاء

ترا رحم و کرم احسان یارب مجھ پہ ہر دم ہے
تری ہی ذات کا فیضان یارب مجھ پہ ہر دم ہے

فقط تیرے سوا میرا کوئی مالک نہیں داتا
خوشی میں رنج میں نازل سکینہ مجھ پہ ہر دم ہے

گناہوں سے مری ہو مغفرت ماں باپ کی یارب
سحرؔ رب کا ہمیشہ آسرا جو مجھ پہ ہر دم ہے

حمد

یارب تو مجھ کو ایسی توفیق بندگی دے
تیری رضا ہو جس میں بس ایسی زندگی دے

کون و مکاں کے مالک اعلیٰ مقام والے
ہر سو ہیں تیرے جلوے رحمت نظام والے

ہر اک عمل میں مولیٰ پورا کروں میں فرما
یاربِی زِدنی علما ،یاربِ زدنی علما

باطل کو تو مٹا دے حقانیت جگا دے
سچائیوں کا خوگر ہر حال میں بنا دے

یارب مجھے بنا دے ہر درد دل کا درماں
یا ربی زدنی علما یا ربی زِدنی علما

اِس نسلِ نو کو یا رب علم و خرد عطا کر
مقبول ہوں دعائیں ایسا کرم عطا کر

سرکارؐ دو جہاں کا جلوہ مجھے عطا کر
محشر کے روز اپنا دیدار تو عطا کر

یا رب دعا سحر کی بس تو قبول فرما
یا ربِی زِدنی علما یا ربِی زِدنی علما

حمد

ہر ایک صفت میں تو ہے عیاں اظہار کروں تو کیسے کروں
رب تیری محبت کے میں عیاں انوار کروں تو کیسے کروں

ہر وقت پکارو سنتا ہے ہر حال دل کو جانے ہوئے
ظاہر بھی ہے تو باطن بھی ہے تو افکار کروں تو کیسے کروں

ادراک کبھی پائے نہ رسا، الفاظ میں ناممکن ہے بیاں
تعریف تری ہو کیسے یہاں یہ کار کروں تو کیسے کروں

اس راہ مساجد ہیں تیری اُس راہ شوالے ہیں تیرے
حق تیری عبادت کرنے کا پرچار کروں تو کیسے کروں

احسان ہے بھیجا ظلمت میں جو نورِ ہدایت دنیا میں
احسان ترا دو عالم پر، اقرار کروں تو کیسے کروں

یہ روئے زمیں افلاک ترے، ہر جلوۂ عالم تیرا ہے
ہر سو جو حکومت تیری ہے اذکار کروں تو کیسے کروں

محشر میں سبھی ہوں گے جس دن باری ہو مری جب تیرے حضور
کر کے بھی جتن خوشنودی کے دیدار کروں تو کیسے کروں

امت کو حبیبِؐ عالم کی اک تیری رضا حاصل ہو سحرؔ
مظلومیٔ حالت کا یا رب اظہار کروں تو کیسے کروں

حمد

تجھ سے یہ التجا ہے بس یہ دعا ہے یا رب
عاصی میں غمزدہ ہوں مجھ کو معاف فرما

اِس زندگی میں مولیٰ مجھ کو سکوں عطا کر
یہ رنجشیں مٹا دے مجھ کو معاف فرما

ہر اک عمل ہمارا ہو تیری بندگی میں
کچھ ایسی بندگی دے ہم کو معاف فرما

ماں باپ پر کرم کر رحمٰن مغفرت کر
پالا ہے شفقتوں سے اُن کو معاف فرما

ہو زندگی کا مقصد خوشنودی تیری یارب
''شرِ نفس'' سے بچالے ہم کو معاف فرما

ماں باپ میرے مولیٰ شامل ہوں صالحین میں
ہم سب کی مغفرت کر ہم کو معاف فرما

میں جیتے جی کروں بس مقدور بھر اطاعت
پس شرک سے بچالے ہم کو معاف فرما

اس نسلِ نو کو یارب یہ ہے دعا سحؔر کی
حج کا شرف عطا کر اُن کو معاف فرما

میدانِ حشر میں رب رسوائی سے بچالے
ہر حالِ دل سنے تُو ہم کو معاف فرما

التجاءِ رب

میرے خالق میں تری راہ میں وہ کام کروں
تیری خوشنودی میں ہر صبح کروں شام کروں

پیروی سرورِ کونینؐ کی قائم کر کے
مجھ کو توفیق دے دعوت یہ فقط عام کروں

تیری تائیدِ ہدایت جو عطا ہو مجھ کو
دعوتِ دین کا پیغام فقط عام کروں

کیسے مانگوں کسی حاجت کو میں تجھ سے یا رب
کیسے میں تیرا دعاؤں میں لیا نام کروں

میں تو ہر حال میں ہر لمحہ ہوں تجھ سے ہی رجوع
جو کرشمہ ہو سحؔر خیر ترے نام کروں

تیرا انعام، عطا، مجھ پہ ہے ہر دم یارب
شکر احسان ترا جیتے جی ہر حال کروں

مناجات

نیا جو بھنور میں ہے مری رب ہی نکالے
حاضر ہوں میں محتاجِ مدد مجھ کو بچالے

حالات کی گردش میں دکھی غمزدہ حیراں
رہبر تُو ، فقط رحمتِ عالم کو بنالے

جب ظاہر و باطن سے اگر عرض دعا ہو
یوں لو جو لگا رب سے ہی مالک کو منالے

تقدیر کا لکھا ہے اگر ٹل نہیں سکتا
قسمت بھی بدل جائے گی جو سب کی دعا لے

یارب تو ہی نس نس میں دل و جاں میں بسا ہے
مرہون ہوں رحمت سے حرم کو بھی بلالے

محشر میں سبھی ہوں گے تو اس دن ہمیں مولیٰ
رکھ عرش کے سائے میں شفاعت بھی دلا دے

دیرینہ تمنا ہے سحؔر ربِّ دو عالم
ہر ایک دعا کو میری مقبول بنا دے

حمد

میرے اللہ مقدر کو درخشاں کردے
دونوں عالم میں مری مشکلیں آساں کردے

تیرے احکام پہ ہر حال میں جینے کے لئے
دیدے توفیق مجھے عامل قرآں کردے

وسعت ارض و سماء میں یوں اجالا کردے
ہم میں ہر ایک کو جو طالب ایماں کردے

شر سے ملعون کے ہر حال حفاظت فرما
خواہشِ نفس ترے تابع فرماں کردے

ملتجی خاک کا ذرہ ہوں کرم فرمادے
رقت قلب میں مسجود ہوں، احساں کردے

بھائی چارہ ہو وطن میں بھی سکوں قائم ہو
فکرِ عقبیٰ کو ہر ایک نفس کا ارماں کردے

دعوتِ دین کو ''مجھ سے بھی اجاگر فرما
اور مری نسل میں اس کام کو آساں کردے

سارے عالم کو جہنم سے بچانا ہے سحرؔ
''امت خیر'' کو اس درد کا درماں کردے

تجھ سے مانگی ہے ''دعا'' اپنے جود وکرم سے مولیٰ
میرے حصے میں دعاؤں کا یہ فیضاں کردے

حمد

پھر سے ایک بار وہ احسان کرم ہو مالک
فضل کر مجھ پہ دعاؤں کا بھرم ہو مالک

تیرا فرماں کہ پکارو مجھے میں سنتا ہوں
اور دیتا ہوں جزاء فیصلہ میں کرتا ہوں

تجھ سے مانگی ہے دعا دل سے یہ امید لئے
دل پکارا ہے اسی آس میں اب دید لئے

روز و شب کے ہیں یہ انجان گزرتے لمحے
منتظر ہوں میں سحؔر صبح کی امید لئے

حمد

رحمٰن صفت تیری تو خالق یزداں ہے
غصہ پہ تری رحمت غالب تُو ہی رحماں ہے

اقرار ہمیں ہے رب ہر ایک وہ نعمت پر
اور شکر گزاراں ہیں رب تیری عنایت پر

ہر نفس کو پاکی دے ایسی تُو جِلا فرما
توفیق عطا کردے نسیاں سے شفا فرما

یوں خلق میں رسوائی جو دست گریباں ہیں
امت پہ کرم سے وہ ادراک عطا فرما

بھٹکے ہوئے قلبوں میں پھر ظلم کا ڈیرہ ہے
رحمت سے تری خالق وہ نور ہدیٰ فرما

عاصی ہوں تری یارب انجام سے شرمندہ
راضی ہو سحؔر سے تُو وہ عجز عطا فرما

حمد

تُو مالک ہمارا ہے رحمٰن عالی
تیرے نام پیارے ہیں اسمائے عالی

خطائیں ہماری تو ہی جانتا ہے
ہماری جو حالت ہے پہچانتا ہے

جو اخلاصِ نیت سے تجھ کو پکارا
کہ ہر وقت تو نے دیا ہے سہارا

ہماری دعاؤں کو سن لے خدایا
کہ تائب ہوئے آج ہیں اب خدایا

سَحر کو بچالے تُو دنیا کے شر سے
یہ انجان فتنوں کے ہر کروفر سے

رب سے امید کر پکارا ہے
کہ جو مظلوم کا سہارا ہے

ہر وہ حالات کی سعی ہوتی
کاش یارب تجھے کبھی ہوتی

یوں مقدر سے نہ گلہ ہوتا
سَحر رحمت کا گر پتہ ہوتا

بیت المقدس (قبلۂ اول)

تاریخ تری حاملِ ادوار رہی ہے
تعمیرِ سلیمان جو اسرار رہی ہے
تعظیم تری دل میں ہے یوں قبلۂ اول
آمد سے محمدؐ کے تُو انوار رہی ہے
نبیوں کی کیئے حکمِ خدا آپؐ امامت
باندھا تھا بُراق آپ نے آثار رہی ہے
وہ ارضِ فلسطین جیالوں کا وطن ہے
جو خونِ شہیداں سے دل آزار رہی ہے
صیہونی جو طاقت ہے ہٹادے میرے مولیٰ
باطل پہ فقط حق کی ہی یلغار رہی ہے
ناپاک ارادوں سے جو دشمن کئے حملے
تہذیب وہاں شرم سے مسمار ہوئی ہے
اس دور میں انساں کو جگا رب دوعالم
ہر آن سحؔر تجھ سے طلبگار رہی ہے

حمد

تُو ہی رب ہے ہم پہ ہو تیرا کرم
نہیں کوئی دوجا ہمارا بھرم

جو باطل کا اب زور پھر پیش ہے
ہمیں سخت طوفان درپیش ہے

ترے حکم سے چل رہا یہ جہاں
بدل دے تو چاہے یہ پل یہ سماں

گناہوں کی بخشش ترے پاس ہے
سوائے تیرے نہ کہیں آس ہے

ہمیں بخش ہے التجاؤں میں ہم
تری ہر صفت کے تصور میں گُم

دعاؤں میں کھو جاؤں آٹھوں پہر
کسی طرح رب کو منالوں سحؔر

حمد

تُو ہی دو جہاں میں سمیع و بصیر
نہیں تیرا ثانی نذیر و بشیر

تیرے دو جہاں میں ہیں غالب صفات
جو تیرے کرم سے ملے گی نجات

میں دن رات تجھ کو پکارا کروں
کسی حال میں بھی نہارا کروں

دعاؤں میں طاقت ہے فرمان ہے
سؔحر مجھ کو رب پر جو ایقان ہے

حمد

کرم ہے رب کا جو ہر عام و خاص جاری ہے
جو بندگی میں یہ مخلوق رب کی ساری ہے

قرآن راہِ ہدایت ہے نوع انساں کو
ظہور حق سے ہی باطل صنم پہ خواری ہے

رضائے رب میں ہی انساں کی کامیابی ہے
ہوا جو تائبِ عصیاں تو اسکو معافی ہے

خدا کے سامنے غربت نہ مالداری ہے
اُسے پسند تو ایمان خاکساری ہے

ہو صبر و شکر ہی اس مہلتِ عمل میں سحرؔ
یہ اتباعِ رُسُل ہے جو رب کو پیاری ہے

حمد

زندگی کی یہ شان ہے یارب
یہ جہاں امتحان ہے یارب

جس نے بویا ہے فصل کاٹے گا
جیسے کوئی کسان ہے یارب

عہدِ میثاق یاد ہوجائے
ہم کو نسیان سے بچا یارب

مختصر مہلت عمل میں سحرؔ
راہی کامراں بنا یارب

نعتیہ کلام

تعرف النبی ﷺ

نور الھدیٰ خیر الوریٰ نبی و رحمت عالمین
وھو خلیق محسن احسان، رب العالمین

(۱) ہدایت کا نور ہیں بھلائی چاہنے والے نبی ﷺ جو
دونوں عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور وہ بہترین
اخلاق والے محسن انسانیت جو دونوں جہان میں رب کا
احسان ہیں۔

عالی امام الانبیاء خلق عظیم مصطفی
جئت نجات العالمین اتمم علوم الآخرین

۲) تمام انبیاء کے امام ہیں انسانیت میں سب سے بلند
مرتبہ اخلاق پر ہیں۔ آپ آئے دونوں عالم میں نجات
لئے جن پر علم تمام کر دیا گیا دونوں جہاں کا

حب رسول محترم ھو بالعطارب الکرم
صلوۃ علی لرسولنا اسمہ احمد مجتبیٰ

۳) حب رسول ﷺ قابل احترام ہے۔ وہ عطاء رب
کریم ہے۔ وہ رہبر ہیں دونوں عالم میں خاتم رسول ہیں
جن پر رسالت ختم کر دی گئی

ھو شافع فی المحشر للامت فی المومنین

(۴) درود و سلام ہو ہماری رسول ﷺ پر ان کا نام احمد مجتبیٰ ہے۔
وہ روز قیامت شفاعت کرنے والے شافع محشر ہوں گے اپنی امت کے لئے مومنین میں۔

نعت

خدا کا تعارف و پہچان لائے
جو پیارے نبی ﷺ علم قرآن لائے

جہاں کے لئے رب کا پیغام لائے
بچائے جہنم سے فرقان لائے

ہو مشرک جو مانگے سوائے خدا کے
کریں بندگی رب کی مانگیں اسی سے

خدا کی رضا سے وہ آباد ہوں گے
نبی ﷺ کی محبت سے سرشار ہوں گے

کہ جنت کے حقدار ہوں گے وہ پیارے
جو تابعِ فرمان رب ہوں گے سارے

جو ریشم و اطلس و دیبا پہن کر
وہ بیٹھیں گے تختوں پہ مسند لگا کر

وہاں پر وہ کھائیں گے جنت کے میوے
وہ پھل سارے لذت میں میٹھے رسیلے
ملیں گے جو من چاہے مشروب سارے
وہ تسنیم کے جام اور آبخورے
کہ خدام ہیں حورو غلمان ان کے
جو حاضر رہیں گے جو جب چاہے جتنے
نہ بیکار باتیں نہ غم ان کو ہوگا
کہ خوشنودیٔ رب سلام اُن کو ہوگا
سحؔر جن کے اخلاق ہوں نرم خوگر
وہی ہوں گے بس ساتھ شافعٔ محشر

نعت

روئے خیرالوریٰ مرحبا مرحبا
آپ بدرالدجیٰ مرحبا مرحبا

سارے عالم میں پیغام حق کا دیا
رہبر جاوداں مرحبا مرحبا

چھائی ظلمت تھی آپ آئے نور آگیا
آمدِ مصطفیٰؐ مرحبا مرحبا

زیست کا جن ﷺ سے کامل پتہ مل گیا
حکمِ ربُّ العلیٰ مرحبا مرحبا

رسم دختر کشی کو ختم کردیا
حکمِ قرآن سے مرحبا مرحبا

جو محافظ تھے نسوان عالم ہوئے
رشک عالم ہوا مرحبا مرحبا

دونوں عالم میں شہرہ سحرؔ یہ ہوا
رحمت العالمیں مرحبا مرحبا

نعت

وہ لختِ جگر آمنہ کے جو دلارے
مطلّب کے نورِ نظر تھے جو پیارے

مٹایا ہے ظلم و جہل میں اندھیرا
ہوا ہر طرف نور حق کا سویرا

لئیے حکمِ رب شہرہ افاق آئے
کہ جو یاد پھر عہد میثاق لائے

جو محبوب رب معجزہ عالمیں ہے
ملاقات رب جن کی عرش بریں ہے

سحؔر مصطفیٰ خاتم المرسلیں ہیں
شفیع الامم رحمت العالمیں ہیں

نعت

رحمٰن نے کرم کیا تب آئے مصطفیؐ
جو حکمِ رب نزولِ وحی لائے مصطفیؐ

حکمِ اِلہٰ آئے جو ظلمت میں مصطفیؐ
رب کا پیام لائے جو رحمت ہیں مصطفیؐ

اللہ کیا مقام ہے تکریمِ مصطفیؐ
قرآن میں خدا نے کی تعظیمِ مصطفیؐ

مظلوم زندگی تھی اب انصاف مل گیا
وہ عالمی سکوں کی یہ تعظیمِ مصطفیؐ

ہے آج بھی یہ معجزہ عالم کے واسطے
قدرت کے معجزے کا نظارہ ہیں مصطفیؐ

نعت

بحرِ ظلمت میں جو اک نور منور لائے
رب نے بھیجا جو ہدایت لیئے رہبر آئے

شرک و بدعات کی ظلمت کو مٹانے کے لئے
نورِ توحید لئے رحمت عالم آئے

گھٹتے ماحول تھے گمراہی کے اس عالم میں
رہنما بن کے وہ اخلاق مجسم آئے

سحؔر انسانی مساوات کا یوں درس دیا
دشمنی چھوڑ مخالف، جو تھے باہم آئے

نعت

راہی ہوں مدینہ کی جو سر ہو گیا ہے خم
محوِ خیالِ حبِّ نبی آنکھ میری نم

حسرت یہ میری تنگیِ داماں لئے ہوئے
حکم خدا ہو آس ہے ارماں لئے ہوئے

لازم نبیؐ کے روضے کا یہ احترام ہے
بے ساختہ نہ ہوں وہاں یہ التزام ہے

ہر لمحہ میں یہ التجاء رب سے کروں سحرؔ
جینا مرا محال ہے کیسے کروں بسر

نعت

میں آنکھوں میں مدینہ کا وہ منظر لے کے آئی ہوں
سوئے خیرالوریٰ سے نورِ وحدت لے کے آئی ہوں

وہاں اک درس ہے توحید کی نورانی بارش ہے
وہ بحرِ نور سے روشن ہدایت لے کے آئی ہوں

ریاض الجنۃ جنت میں مَیں جو رہ کے آئی ہوں
میں غارِ ثور اور غارِ حرا سے ہو کے آئی ہوں
وہ گوشے کے حسین لمحات وہ پل لے کے آئی ہوں

بقیع اور یہ اُحد کی یادگاروں سے گزر کے میں
میں غارِ ثور اور غارِ حرا سے ہو کے آئی ہوں
سحرؔ تعظیم ہے آداب سے پُرنم لئے آنکھیں
درودوں میں سلام و عجز یہہ کہہ لے کے آئی ہوں

نعت

یوں شہر مدینہ کی عقیدت ہے احترام
پہونچے رسول پاک کو ہر پل مرا سلام

ارض بریں وہ جس میں ہے روضۂ رسول
اُن راہوں میں چلے تھے نبیؐ خاک کو سلام

تیرا یہ امتیاز ہے روئے زمین میں
سرکارِ دو جہان بھی تیرے مکین ہیں

اِنصار کا خلوص وہ حبِ محمدیؐ
جو بھائی چارہ دوستی رشک جہان تھی

طیبہ تیری فضاؤں میں ہے خوشبوئے رسول
کیونکہ بسے ہوئے ہیں وہاں خاتم رسول

وہ ہستیٔ رسول جو لولاک ہیں سحؔر
رب نے کیا ہے نعمتیں جن پر تمامتر

نعت

رحمتوں کے خزینوں کو پانے لگے
حق کو پیارے نبی جب سنانے لگے

ظلمتیں جاگ اٹھیں خوفِ دوزخ سے جب
سب جہنم سے دامن بچانے لگے

دشمنوں سے محبت تھی سرکار کو
غم میں ان کے تڑپ کے منانے لگے

راہ بھٹکے کو جب حق اثر کرگیا
جتنے ظالم تھے سب باز آنے لگے

رشکِ عالم نبیؐ حسن اخلاق میں
خُلق امت کو اپنی سکھانے لگے

معجزہ ہیں سحؔر آپؐ لولاک کا
معجزہ معجزے کو سنانے لگے

نعت

جہل کے دور میں وہ نور منور آئے
حق کی سوغات لئے دین کے رہبر آئے

گھٹتے ماحول تھے گمراہی کے اس عالم میں
اکملِ اِنس وہ اخلاق کے پیکر آئے

ہر طرح شرک سے اوروں کو بچانے کے لئے
رب کا پیغام لئے شافعِ محشر آئے

وہ ''مواخاۃ'' ہے انصار کی تاریخ سحرؔ
رشکِ عالم ہے یہ تاریخ زمانہ پائے

نعت

رقت قلب جو آنکھوں سے چھلک جاتا ہے
جب زیارت سے مدینہ کی کوئی آتا ہے

دل بیتاب عقیدت سے مچل جاتا ہے
ذکر انصار کا جب کوئی نکل جاتا ہے

اس کے چہرے پہ وہ پرنور کشش ہوتی ہے
بابِ کعبہ کو جو آنکھوں میں بسا آتا ہے

خاص میزاب کے رحمت پہ دعا کا منظر
درد ہو کر جو رواں اشک میں ڈھل جاتا ہے

درِ کعبہ کی جو رحمت و فضیلت ہے سحؔر
مانگتا ہے جو مراد اپنی وہاں پاتا ہے

نعت

التجاء رب سے ہے یہ تصور مِرا
کاش طیبہ میں لکھ دے مقدر مِرا

پہنچوں روضہ جو آنکھوں سے در چوم لوں
دل کہے جان میری وہیں سونپ دوں

بارگاہِ خدا یہ دعائیں کروں
عرض "محمودؔ" کی التجائیں کروں

پھر ادب سے کہوں میں درود و سلام
ہر ندا یہ میری ہو بصد احترام

میں مدینہ کا اک اک پہر دیکھ لوں
یہ تصور سحرؔ بارہا دیکھ لوں

نعت

سبز گنبد کی ہیں جو شان رسول عربی
دونوں عالم میں ہیں ذیشان رسول عربی

حق و توحید کو عالم میں سنانے والے
ہستی صاحبِ فرقان رسول عربی

جہل ظلمت کے اندھیروں کو مٹانے والے
نور انوار ہدایات رسول عربی

خدمت خلق عبادت ہے سکھانے والے
وہ سحؔر صاحبِ معراج رسول عربی

نعت

اسراء کی شب عظیم مقدس پیام ہے

مہماں حبیب پاکؐ ہیں رب ہم کلام ہے

رب نے کہا یہ آپ کے حسن مآب سے

پردہ نہیں ہے سرور کونینؐ آپ سے

گزرے حضورؐ عرش بریں اس مقام سے

اور راز سارے وا، ہوئے خیر القیام سے

فرمایا رب نے آپ کی امت کے واسطے

تحفہ دیا ''نماز'' عبادت کے واسطے

موسیٰ سے گفتگو تھی جو وہ رب سے عرض کی

''سہ بار کہہ کے ''پانچ نمازیں'' ہیں فرض کی

لوٹے حضور وقت سحر کا تھا جب سحرؔ

زنجیر ہل رہی تھی رکے نا یہاں پہر

طرحی، غیر طرحی

نعت

خدا سے مانگ لے مایوس کیوں گزرتا ہے
یہ فضلِ رب ہے کہ ہر آگہی وہ دیتا ہے

یہی ازل سے ہے آئن جو کہ پھلتا ہے
کہ حق جہاں ہو سکوں آشتی پنپتا ہے

یہی وہ در ہے اندھیرا یہاں سے چھٹتا ہے
یہ راز بندگی ذکر نبیؐ سے ملتا ہے

یہ جام پی لے جو پیانۂ محمدؐ ہے
غمِ جہاں میں بھی زندگی بدلتا ہے

قرار دل کو کہاں انجمن سجی ہے مگر
سکونِ قلب اسی بندگی سے پھلتا ہے

پیام حق ہے کہ امید ہے یہ بچنے کی
حضور رب کے کھڑے ہونے سے جو ڈرتا ہے

نگر میں جیسے کوئی قید سے نکلتا ہے
"ہر ایک دل کو اجالا نبیؐ سے ملتا ہے"

وہ ذکر پیارے نبیؐ جب سحرؔ نکلتا ہے
دلوں کو عزم سبق راستی کا ملتا ہے

نعت

مدحتِ پیارے نبی سے ہی سماں اچھا لگا
آمدِ خیرالوریٰؐ سے ہی جہاں اچھا لگا

جو مجسم پیکرِ اخلاق عالم بے مثال
معرفت کا بحر کامل ، بیکراں اچھا لگا

کھاکے پتھر زخم سے دشمن کے حق میں کی دعا
نوعِ انسانی میں ایسا مہرباں اچھا لگا

روح پرور سرخرو انوار پھیلاتا ہوا
""گنبدِ خضراء کا حسنِ جاوداں اچھا لگا""

ربّ کا ہے یہ فضل دوزخ سے بچانے کے لئے
رحمت اللعالمیں آئے یہاں اچھا لگا

حکمِ رب کو جان کر احکام برلاتا ہوا
حاجیوں کا وہ مکرم کارواں اچھا لگا

جس نے جانا ""دین"" عالم کا سحرؔ اسلام ہے
اس کو نظم بندگی میں اک قرآں اچھا لگا

نعت پاک

دنیا یہ جب بھی ظلم و ستم عام کرگئی
قدرت اسے ہمیشہ ہی ناکام کر گئی

آدم سے لے کے عہدِ محمدؐ کے دور سے
انساں پہ رب کی رحمتیں احسان کر گئی

سیرت نبی پہ جب بھی کسی کی نظر گئی
دونوں جہاں میں زندگی اس کی سنور گئی

ہر راستہ تھا گمرہی لا علم زندگی
راہِ نجات پیارے نبی سے وہ مل گئی

اللہ کا ایک دین ہے عالم کے واسطے
توفیقِ رب جو مانگا سحرؔ اس کو مل گئی

نعت شریف

عقبیٰ میں یوں نجات کا ساماں بنالیا
خود کو جو رب کا تابعِ فرماں بنالیا

سیرت نبیؐ کی سب کے لئے بن گئی مثال
توفیقِ رب ملی تو وہ اپنا بنالیا

کتنا ہے بدنصیب جو حق جاننے کے بعد
خلق خدا کو رب کا جو ہمسر بنالیا

غارت کرے خدا اسے لعنت رسول ہے
قبروں کو سجدہ گاہ جو اپنی بنالیا

رہبر ہیں اس کے رحمتِ عالم جو آج بھی
رہ حجۃ الوداع کا جو خطبہ بنالیا

حسنینؓ نے حفاظت اسلام کے لئے
حق پر فدا ہوں امتی کیسے بتادیا

باطل کا شور کتنا ہی پر زور ہو سحؔر
حق کی ندا سے وقت نے اس کو مٹا دیا

نعت شہ ابرار

پیام رب کا جو ہر سمت بول بالا ہے
جہاں میں رحمتِ عالم سے ہی اجالا ہے

حلیمہ بی بی و دادا چچا نے خوشیوں سے
بڑے ہی لاڈ سے پیارے نبی کو پالا ہے

پیام رب سے لئے ظلمتوں کو للکارا
ستم کے دور میں ہر سو کیا اجالا ہے

بڑھایا مرتبہ نسوانیت کا عالم میں
عرب میں ''دفن'' کو حکم خدا سے ٹالا ہے

ہو پیدا گھر میں جو بیٹی وہ رب کی رحمت ہے
جو تربیت سے بیاہے نصیب والا ہے

طلوع صبح کا مجھ کو ہے انتظار سحرؔ
''قیامِ حق'' جو ہر اک لب پہ آنے والا ہے

نعت پاک

عطائے رب ہے یہ احسان جو دہر کے لئے
عیاں ہے سیرت سرکار ہر بشر کے لئے

بچائیں نار جہنم سے سارے عالم کو
نزول رب ہے نبی آئے اس امر کے لئے

متاع علم ہے آدم کی گمشدہ میراث
حصول دین فرض ہے جو عمر بھر کے لئے

میں حب سرور عالم کو مانگ لوں رب سے
جو دو جہاں کا ہے ساماں مرے سفر کے لئے

صلاۃ فرض عبادت ہے تحفۂ معراج
کسی بھی حال نہ بھولیں کسی پہر کے لئے

کسی بھی حال میں غفلت کہیں نہ ہو جائے
سوائے رب کے ہو دوجا کبھی نذر کے لئے

سحؔر جو دیکھ لے پیارے نبیؐ کی سیرت کو
جو لائے درس بصیرت تمامتر کے لئے

نعت رسولؐ

دونوں جہاں میں سرخرو ہر ایک بات کے
سرکار رہنما ہیں جو راہ نجات کے
ظلم و ستم کا دور سسکتی تھی زندگی
احکام رب سنائے جو مژدے حیات کے
پتھر بھی کھائے غم سہے دشمن کو دی دعا
انسان تھے جو آپ مکمل صفات کے
توحید میں ہے فطرت انسان کی بقاء
خالص ہو بندگی جو فقط رب کی ذات سے
دوزخ سے ایک اک کو بچانے کے واسطے
امت ہے اب امام زمانے کے واسطے
محشر کے روز بعد حسابِ حیات کے
دائم ہے زندگی وہاں بعدالممات کے
یہ عمر مختصر تو ہے انسان کی سحرؔ
پانا ہے پھل وہاں سبھی ہر ایک بات کے

نعت کونین

نورِ ہدایت مان کے جینا سب کے بس کی بات نہیں
نفس پہ اپنے قابو پانا سب کے بس کی بات نہیں

غور و فکر وہ عشق الٰہی رب کے خلیل ہیں ابراہیم
راہ خدا میں سب دے دینا سب کے بس کی بات نہیں

ہجرت میں انصار مدینہ اور ''مواخاۃ'' اسلام
''بھائی چارہ'' وہ تاریخی سب کے بس کی بات نہیں

حق کی خاطر پائی شہادت اک اک نے پر بیعت نہ کی
پیارے نبی کا تھا وہ گھرانہ سب کے بس کی بات نہیں

سرورِ عالم سے کی عقیدت جان سے بھی زیادہ تھی چاہت
''یارِ غار'' کی طرح محبت سب کے بس کی بات نہیں

وہ ہیں رشکِ عالم ہم میں جس میں بسا ہے حُبِ نبی
عملی اطاعت کر کے جینا سب کی بس کی بات نہیں

من چاہا سو چھوڑ سحرؔ اسلام ہی ہے پیغام نجات
رب نے چاہا سو ممکن ہے سب کے بس کی بات نہیں

نعت رسولؐ

غم کے حالات میں تسکین یوں پا لیتے ہیں
ذکر جب سیرت سرکار سنا لیتے ہیں

آدمیت کو جو انسان بنا دیتے ہیں
خلق سرکار جو درجات بڑھا دیتے ہیں

مہلت زیست کو اعمال کے آئینہ میں
اپنے اسلاف کے مانند بنا لیتے ہیں

ہو جو نقصان کبھی جانی یا مالی کوئی
صبر اور شکر کو شیوہ وہ بنا لیتے ہیں

امتی ہے وہی جو سہہ کے مخالف کے ستم
دشمنوں کو بھی اٹھا ہاتھ دعا دیتے ہیں

شرک بدعات سے بچتے ہوئے اوروں کو بچا
"خیر امت" کا لقب کو وہی پا لیتے ہیں

جن کو خوشنودیٔ اللہ کی پانا ہے سحرؔ
راہبر رہبر عالم کو بنا لیتے ہیں

نعت پاک

روح پرور بڑا پرکیف سماں ہوتا ہے
ذکر جب رحمت عالم کا بیاں ہوتا ہے

سیرت پاک کو اس طرح بسایا دل میں
اے تصور رخ انور کا گماں ہوتا ہے

ہستی نور کو انوار کا پیکر لکھوں
معجزہ رب ہیں جو ظلمت میں منور لکھوں

علم و عرفان کا مرکز وہ محور دیں ہے
وہ مدینہ ہے وہاں پر جو سرور دیں ہے

جنؐ سے امت کی ہے بخشش جو شافع دیں ہے
دونوں عالم میں فقط جنؐ کا ہی شہرہ دیں ہے

وسعت ارض و سماں شمس و قمر پر لکھوں
''آپ کا نام ہر ایک تارِ نفس پر لکھوں''

کوئی پر نور تخیل مجھے اکساتا ہے
ذاتِ اقدس میں تصور میرا کھو جاتا ہے

آپ کی شان و افکار کے جوہر لکھوں
رہنما رحمتِ اللعالمین مطہرؐ لکھوں

میں وہیں گم ہوں سحرؔ دل یہ چلا جاتا ہے
فکر سرکار میں الہام یہ ہو جاتا ہے

رازِ رب خلق میں معراج کے مظہر لکھوں
فخرِ عالم ہیں جو لولاک وہ سرورؐ لکھوں

نعت پاک

ظلمتیں جس نے مٹایا وہ شہ ابرار ہے
کلمۂ طیب سنایا رہبر و خیار ہے
زندگی میں حق و باطل کو کیا جس نے جدا
رحمت اللعالمیں وہ احمدِ مختار ہے
خلق میں نور ہدایت صاحب لولاک ہیں
رحمت عالم فقط اک معجزہ انوار ہیں
رب کا ہے یہ فضل جو نازل کیا قرآن ہے
جو ہے اک رب کی اطاعت شرک سے انکار ہے
نعت لکھنا سوجتن سے با ادب اظہار ہے
''میری خاموشی بھی محو مدحت سرکار ہے''
پس یتیموں کے جو والی، رشک عالم شان ہے
جو سکون دل دکھی کا غم میں بھی غمخوار ہے

جو حمایت میں رہے مظلوم کی ہر آن ہے
دردمند انسانیت کے خلق کے معمار ہے

مدتوں سے ہے تمنا دل میں یہ ارمان ہے
کاش! اب کہ حج کو جاؤں حکم رب درکار ہے

اے حرم کے جانے والے سن لے یہ فریاد ہے
تیرا سامان سفر بن جاؤں میں اک بار ہے

رات دن محو تصور، اب سحؔر یہ حال ہے
باادب جاؤں میں کیسے روضۂ سرکار ہے

نعت

ازل سے حق ہے جو ہر سو مدام روشن ہے
قرآن پاک کا نادر پیام روشن ہے

نشان رہبر عالم ہے گنبد خضرا
نجات کا جہاں کامل قیام روشن ہے

ہر اک حیات کا شعبہ وہ جن سے کامل ہے
لقب یہ آپ کا خیرالانام روشن ہے

کہ امتی محمدؐ کو دونوں عالم میں
لقب جو "خیر" ہے امت کے نام روشن ہے

مورخین مخالف کے ان صحیفوں میں
نظامِ نظم محمدؐ کا نام روشن ہے

عظیم محسن انساں ہیں سرور عالم
لقب جو "رحمتِ عالم" بنام روشن ہے

سلام ان پہ کروڑوں درود بھیجوں سحؔر
کہ خود خدا کا نبیؐ پر سلام روشن ہے

نعت نبی

مہک وہ مشک سی سرکار کے پسینے کی
فضا میں آج بھی مہکار ہے مدینے کی

نزول ہوتا ''وحی'' کا جہاں خدا چاہا
وہ یادگار جو مکہ ہے اور مدینے کی

جہاں پڑے تھے کبھی پاؤں آپؐ کے آقاؐ
وہی زمین وہ مٹی ہے جو مدینے کی

مہاجرین و انصار بھائی چارے کی
ہے رشک آج بھی عالم میں اس زمانے کی

وہ راہ جس میں کوئی ٹیڑھ نہ کجی کوئی
سحؔر وہ راہِ طریق نبیؐ ہے جینے کی

نعت رسول

خدا کے حکم سے حق کی ندائیں بات کرتی ہیں
جو پیغام نبیؐ چاہے صدائیں بات کرتی ہیں

یہ حکم رب جو "دینِ فطرتِ" انسان ہے اسلام
وہ اہل عقل سے حق کی صدائیں بات کرتی ہیں

یہ ذکر انصار کا حب نبی اور عشق کا عالم
"مواخاۃ مدینہ" کی عطائیں بات کرتی ہیں

صحابہؓ نے جو کیں قربانیاں ہجرت کے عالم میں
اسی تاریخ عالم کی مثالیں بات کرتی ہیں

یوں آیتِ قرآں پتھر دلوں کو موم کرتی ہیں
مشام جاں سے طیبہ کی ہوائیں بات کرتی ہیں

ادب سے جا مدینہ کو سحرؔ اخلاق لازم ہے
جہاں خوشبو نبیؐ لے کر فضائیں بات کرتی ہیں

نعت رسول

مری فکر مدہوش حُبِ نبیؐ ہے
مرے قلب و جاں میرے پیارے نبیؐ ہے

یہ ہے فضل رب آپ سے ہو محبت
دوعالم ہے ان کے وہی اک غنی ہے

ہر اک انجمن کے نظاروں میں ڈھونڈا
ہے جن کو لقب ''خیر امت'' دھنی ہے

مبارک ہو تجھ کو اے نسوان عالم
جو اسلام میں تجھ کو عظمت ملی ہے

زیارت مدینہ کا جب ذکر آیا
تو بھر آیا دل آنکھ پرنم ہوئی ہے

سحؔر زندگی ہے وہ حق کے مطابق
جو تابع احکامِ رب پر چلی ہے

نعت رسول

پیغامِ خدا تیر نہ تلوار سے پھیلا
پیارے نبی کے جذبۂ ایثار سے پھیلا

حُبِ نبیؐ وہ دورِ صحابہؓ کی مثالیں
اسلام صحابہؓ ہی کے کردار سے پھیلا

تا حشر مثال شہید اُس حسینؓ کی
حق پر فدا تھے بیعت میں اظہار سے پھیلا

ہر ذرہ بیاں کرتا ہے تعریف خدا کی
اللہ کے کرم ہادیٔ انوار سے پھیلا

غالب نہ ہوئی طاقت باطل جہان میں
پیغامِ خدا ظلم کے ہر وار سے پھیلا

جو درس مساوات کا اسلام دیا ہے
رحمت ہے رب کی ظلمت و اشرار میں پھیلا

دنیا ہے سحؔر فانی یہی جان کے چلنا
ہر پل ہے یہاں آخری یہ مان کے چلنا

نعت رسولؐ

خیرالبشر وہ رحمت عالم ہیں آپؐ ہی
خلقت پہ ساری محسن اکبر ہیں آپؐ ہی

جب ظلم و ارتداد میں گمراہ تھا جہاں
حق کا پیام لائے وہ رہبر ہیں آپؐ ہی

آمد سے جن کی زندگی کا نظم مل گیا
انسانیت تمام وہ مظہر ہیں آپؐ ہی

سہہ کر ستم جواب میں دشمن کو دی دعا
وہ دشمنوں پہ مہرباں پیکر ہیں آپؐ ہی

پیغامِ حق کی آپ نے ظلمت میں دی صدا
جو شرک سے بچا لیا اطہر ہیں آپؐ ہی

نورِ علیؓ ہے نور جو فرقان آپ سے
کامل وہ حسن خلق کے عنصر ہیں آپؐ ہی

اللہ کے حبیب ہدایت کا نور ہیں
خیرالامم جو معجزہ انور ہیں آپؐ ہی

رشک جہاں جو صاحب معراج ہیں سحؔر
وہ خاتم رسول مبشر ہیں آپؐ ہی

نعت رسول

جستجو ذکر نبیؐ جس میں ہوئی جاتی ہے
اک لگن سوئے مدینہ اسے ہی لاتی ہے

رات دن مجھ کو تصور یہی بس رہتا ہے
درد امت میں جو غم کھائے نبی کہتا ہے

بدسلوکی میں جو طائف کا بیاں ہوتا ہے
زخم بہنے لگے تکلیف پہ دل روتا ہے

بولہب تھا جو پڑوسی کی تھی ظالم بیوی
جس کی تبّت یدا سورۃ میں مذمت بھی ہوئی

آپ ہر حال میں رحمت تھے جو رحمت میں سحرؔ
نسلِ آدم انہیں پہچانو وہی ہیں رہبرؐ

نعت پاک

ہر دور میں پُر نور ہے عنوانِ محمدؐ
اللہ کا کرم ہے یہ احسانِ محمدؐ

توحید و باطل میں بھی کچھ فرق نہ ہوتا
رب کی عطا نہ ہوتا جو فرقانِ محمدؐ

وہ راہنما مژدۂ جاں لائے جہاں میں
دستور حیات آفریں قرآن محمدؐ

توبہ ہی گنہگار کی بخشش کا ہے ساماں
عاصی پہ ہوا فضل بہ فیضان محمدؐ

ظلمت یہ مٹی شرک و بدعت کی جہاں سے
روشن ہوئے ہیں جب سے چراغان محمدؐ

اس کے لئے تو دولتِ قارون ہے بے فیض
جو مانگتا ہے دولت دامانِ محمدؐ

میدان میں محشر کے سحؔر پیاس لگے کیوں
خود ساقی کوثر ہیں بہ عنوانِ محمدؐ

نعت نبی

سمندر ہوں اگر تبدیل سارے روشنائی میں
تری تعریف یارب نا ادا ہو گی لکھائی میں

بلا جاہ و حشم وہ اطہر اخلاق عالم میں
عرب کی سرزمیں باطل سے بدلی حق شناسوں میں

شب اسریٰ دیا تحفہ تری وہ کبریائی نے
گنہگاروں کو بخشش دی ملی نعمت نمازوں میں

مری رگ رگ میں ریشہ میں کہ میری دل کی دھڑکن میں
بسا ہے کلمۂ طیب میری روح اور سانسوں میں

خودی نے جب بھی چاہا تو مجھے پہچادیا یارب
طوافِ کعبہ ہوں اور راہی طیبہ خیالوں میں

رہوں سرشار ذکر و فکر فن یا خواب غفلت میں
مرا محبوب رہتا ہے جگر میں دل میں آنکھوں میں

سبیل اللہ ہے یہ جذبہ حسرت سحرؔ یارب
بکھر جاؤں خس وخاشاک بن کر حق کی راہوں میں

نعت

پیارے نبی کے ذکر کا دوراں کریں گے ہم
درس نبی کی شمع فروزاں کریں گے ہم

ظلمت مٹے جہان سے ، حق کا قیام ہو
قرآن کو دلوں میں چراغاں کریں گے ہم

توحید کے پیام کو ہر اک زبان میں
اللہ کی مدد سے ہی تاباں کریں گے ہم

نفرت مٹا کے اپنی اُخوت کو جوڑنے
خلق نبیؐ سے خود کو نگاراں کریں گے ہم

اسوۂ حسین پیارے نبیؐ کا ہے بے مثال
ایک دوسرے کو واقف فرماں کریں گے ہم

رسم و رواج جہل و باطل کو چھوڑ کر
یہ "دین" سب کا ایک ہے آساں کریں گے ہم

رب کا کلام اصل میں "نظمِ حیات" ہے
اس نظمِ زندگانی کا عرفاں کریں گے ہم

عزم حسینؓ، حیدر و طارق کریں گے ہم
ہر معرکۂ حق پہ فدا جاں کریں گے ہم

بزم سحرؔ میں عہد و پیماں کریں گے ہم
"بزم محمدیؐ کو درخشاں کریں گے ہم"

نعت

دونوں عالم میں ہے جو روشن سراپا نور کا
جن کی آمد سے مٹا ہر رسم ظلم و جور کا

دکھ اٹھائے غم سہے دشمن کے حق میں کی دعا
تذکرہ ذکر بریں پیارے نبیؐ کے دور کا

ہے سحرؔ روشن نظارہ دید میں شمس و قمر
ظلمتیں دل سے مٹایا معجزہ ہے نور کا

نعت

رحمٰن نے جب چاہا ظلمت میں ترس کھایا
قرآن دے کے بھیجا تشریف نبیؐ لائے

رحمت کی گھٹا چھائی نظاروں نے کل گایا
سردار مطلب کے گھر چاند نکل آیا

بچپن میں حلیمہ سے کی پیار بھری باتیں
اس گھر میں تھی برکت کی وہ نور کی سوغاتیں

اک دن وہ کھجوروں کے جھنڈ کھیلتے تھے بن میں
تھا صدر کا شق ہونا اک معجزہ بچپن میں

چاہتے تھے ابو طالب چاچا کے دلارے تھے
اک عمر تلک بچپن سے بن کے سہارے تھے

بی آمنہ کا اور پھر بابا کا گزر جانا
پھر ثوبیہ بی بی کا دادا کو تھا پہونچانا

یوں رحمتِ عالم کی ربَ نے ہی حفاظت کی
پیغام سحؔر پھیلا اللہ کی جو حکمت تھی

نعت

بھٹکے ہوئے کو راہ میں جب راہبر ملے
ظلمت تھی چھائی نور کے ہیں بام و در کھلے

ایک دوسرے کو نارِ جہنم سے روکنے
تبلیغ حق ہے "دین" کی باہم نہ گر ملے

باطل و حق مفاد کے اس کار راز میں
درس نبیؐ سے زندگی کی ہر خبر ملے

فرمان جو ہے رب کا وہ درسِ حبیب ہے
ہے امتحاں یہ زندگی ہم کو اگر ملے

امت پہ فرض دعوت اسلام ہے سحؔر
تقلید ہے رسولؐ کی اسلاف کر چلے

رمضان المبارک

استقبالیہ کلام ماہ صیام

ہو مبارک جو ماہ صیام آگیا
رحمتوں کا لئے جو پیام آگیا

حکم رب ہے فقط اہل ایمان کو
رب کی خوشنودی لے کے تمام آگیا

رحمتیں لوٹ لو، بخششیں لوٹ لو
مغفرت مانگ لو وہ مقام آگیا

فرض ستر گناہ اور بڑھ جائے گا
ہر نفل فرض درجہ بنام آگیا

حکم رب فرض روزہ ہے اس ماہ میں
ایک اکمل روحانی نظام آگیا

رزق کھانے کے معمول کو روک کر
اب سحر اور افطار کام آگیا

لمحہ لمحہ عبادت میں مجذوب ہے
ہر اطاعت میں اب اہتمام آگیا

عجز دل خوب رو کر دعا مانگ لو
اب دعاؤں کا تو اژدہام آگیا

فرض روزہ سحؔر "امتِ وسطہ" کو
حکمِ رب ہے یہ رب کا کلام آگیا

خوش آمدید ماہ رمضان

رمضان آرہا ہے کہو سب خوش آمدید
خوش بخت ہے جو بندۂ مومن کو یہ نوید

روحانی سب عبادتوں کا کرلو اہتمام
ہیں رحمتیں فضیلتیں اس ماہ ہم قیام

مفلس ہو یا امیر کا یکساں مقام ہے
انسانیت کو عام خدا کا پیام ہے

موسوم رب سے خاص جو ماہ صیام ہے
نعم البدل ہے رب یہی حق کا پیام ہے

ہر ایک دہا ماہ کا امت کو ہے سوغات
بخشش و مغفرت ہے جہنم سے ہے نجات

تا حشر رحمتوں کے سحرؔ کھل گئے ہیں باب
یوں مومنین، رب کی عطا سے ہیں کامیاب

رمضان

ہر عبادت میں اعلیٰ و عرفان ہے

پچھلی امت میں بھی رب کا فرمان ہے

حکم رب پر ہر اک عیش قرباں کرے

بندگی کی حقیقی جو پہچان ہے

جذبۂ خیر ہے دوجہاں کے لئے

مغفرت اور بخشش کا عنوان ہے

صبر انسانیت کو نکھارا کرے

جو امارت یا غربت میں یکساں ہے

ماہ رمضان مبارک ہو اہل وطن

فضل رب ہے جو ہم پر یہ احسان ہے

فرض روزہ سحرؔ شہر رمضان میں

امت وسطہ کو رب کا فرمان ہے

الوداع ماہ رمضان

جا رہا ماہ رمضان ہے الوداع
رحمتوں کے کھلے باب تھے الوداع

پس شیاطین اس ماہ جکڑے گئے
اور گنہگار بندے بھی بخشے گئے

کیسی ذیشان مومن سے یہ بات ہے
کیا ہی رمضاں کی پر کیف سوغات ہے

رب کا فرمان جو صوم کے ساتھ ہے
جس کا میں ہوں بدل یہ مری بات ہے

رب کی رحمت فضیلت نہ جا الوداع
دل کہے ماہ رمضاں نہ جا الوداع

رحمتوں کا مہینہ مرے ہاتھ تھا
ماہ رمضاں سحرؔ جب ترے ساتھ تھا

رمضان المبارک

ماہِ رمضان مبارک ہے گزرنے والا
رحمتوں کا ہے یہ موسم جو بچھڑنے والا

تھا عبادت میں شب و روز سہانا عالم
ہائے افسوس ہے یہ وقت بھی ڈھلنے والا

رب کے احکام ہیں یہ فرض جو قرآن میں ہے
کتنی تقدیس ہے یہ وقت نہ ملنے والا

لمحہ لمحہ ہے سحؔر وقت نکلنے والا
اجر روزوں کا ہمیں رب سے ہے ملنے والا

الوداع اے ماہ رمضان

الوداع اے ماہِ رمضاں الوداع
نیکیوں کے ماہِ تاباں الوداع

نیکیوں کا حکم جو قرآں ہے تُو
مومنوں کو تحفۂ یزداں ہے تو

رحمتیں ہیں جس میں وہ مخزن ہے تُو
مومنوں کا پرسکوں مسکن ہے تو

رو رہا ہے دل جدائی پر تری
ہم سفر اے ماہ رمضاں الوداع

غمزدہ دل ہے سحؔر کا الوداع
اے مقدس ماہ رمضاں الوداع

پیام عید

جو حکم رب کا لئے خوش نوید آئی ہے

عبادتوں سے عبارت یہ عید آئی ہے

حیات عالمی قرآں ہوا تھا نازل جب

یہ یاد ماہ مبارک شدید لائی ہے

برائیوں کو مٹائیں پیام رب لے کر

دلوں کو جوڑنے ساعت سعید آئی ہے

جو آپسی ہیں مٹائیں یہ نفرتیں و گلے

یہ حسن زندگی انسان کی بنائی ہے

عطائے رب ہے فقط فضل نیک بندوں پر

ہر ایک طاقت شر کو وعید آئی ہے

یہ جشن عید سحرؔ اے وطن مبارک ہو

پیام امن جہان وطن میں لائی ہے

اصلاحی پیغام

حیات مقصدِ آمد بنا رہا ہے کوئی
حقوق بندگی اپنی نبھا رہا ہے کوئی

جو آنے والے ہیں پیچھے نہ رہ بھٹک جائیں
وہ کر کے روشنی راہوں میں جا رہا ہے کوئی

نہ لُوٹ لے کوئی غفلت سے رہ گزاروں میں
اٹھو کے نیند سے جاگو جگا رہا ہے کوئی

کرے جو دور اندھیرے کو اس نشیمن سے
چراغ تیز ہوا میں جلا رہا ہے کوئی

خدانے جس کو چنا تھا اسی سے کام لیا
بتا کے راہ ہدایت کی جارہا ہے کوئی

ازل سے حق ہے جو غالب رہا ہے باطل پر
نہیں ہے جور جو ظلمت میں جی رہا ہے کوئی

یہ معجزہ ہے جو قرآن کا قیامت تک
بنا سکا نہ ہی آیت مٹا سکا ہے کوئی

سوال ہوگا یہ امت سے روز محشر میں
جو زندگی کا تھا مقصد پہ چل سکا ہے کوئی

قیامِ امن ہو عالم میں بھائی چارہ ہو
سحؔر پیام جو رب کا سنا سکا ہے کوئی

دعوتِ دین

دعوتِ دین کے ذمہ کو نبھاتے رہنا
علمِ دیں جان کے ظلمت سے بچاتے رہنا

تم اندھیروں کو نہ چھوڑو کبھی اپنے پیچھے
دولتِ علم امانت ہے یہ پاتے رہنا

زندگی سوز ہے دراصل جو انساں کے لئے
رشتہ یہ درد کا انساں میں جگاتے رہنا

شرک روکے نہ اطاعت سے کبھی خالق کی
تم سحرؔ وحدتِ ایماں کو سناتے رہنا

پیغام عام کر جائیں

رفاہِ خاص یہ پیغام عام کر جائیں
تلاشِ حق میں یہ جیون تمام کر جائیں

کہ عاقبت رہے محبوب حرص و شہرت میں
جو زندگی میں فقط ایسے کام کر جائیں

پیامِ حبِ محمدؐ ہو ہر قرینے میں
عمل سے اپنے "صلاۃ القیام" کر جائیں

جو روک لے کوئی سچائیوں کی راہوں سے
شہید ہو کے شہادت بنام کر جائیں

طلوع اور غروب ایسا عمر کا انجام
حضورِ رب میں بھی اپنا مقام کر جائیں

سخن مشہور زمن ہے ترانہ قومی
وطن کے گیت سے اردو کو عام کر جائیں

سحرؔ یہ جان لیں ہر حال یہ خیال رہے
رضائے رب کا فقط اہتمام کر جائیں

پیام

ظلمتِ جہل زمانے پہ عجب چھائی ہے
ہر گھڑی جان پہ کمزوروں کے بن آئی ہے

پھر سیاست ہے یہ اقدار کا آئین بھلا
دشمنِ ملک بنا ہے جو تماشائی ہے

فرقہ بندی نہ کرو امن کو قائم رکھو
مادرِ ہند کی عظمت کو جو دائم رکھو

مشرقیت میں سنور حسن حیا رہنے دے
مغربی چال میں تو ہر جگہ رسوائی ہے

امریکی ہے یہ چلن جنس و ٹی شرٹ نہ پہن
فطر نسواں جو کبھی مرد نہ ہو پائی ہے

کس نے یوں عظمت پردے کا اڑایا ہے مذاق
ہر حیا دار میں پردے کی پذیرائی ہے

اک مثال امن کی ہے شہرِ ورنگل ہی سحؔر
طاقت شر یہاں غالب نہیں ہو پائی ہے

فریاد

فریادِ دل کہے جو سہارا لئے خدا
جس نے بھی دل سے رب کو پکارا کی التجا

قرآن کہہ رہا ہے کہ تم رب سے مانگ لو
سنتا ہے جو دلوں سے تمہارا یہ مدعا

دیتا جواب اور جو کرتا ہے فیصلے
رب کے سوا یہ کام نہ کوئی بھی کر سکے

مانگو گے دوسروں سے تو مشرک بنو گے تم
پھر خواہشات نفس کے خوگر بنو گے تم

کیا چیز ہے حلال یہاں کیا حرام ہے
کوئی تمیز اس میں نہ پھر کر سکو گے تم

ہوگا ولی نہ پیر وہاں سلسلہ کوئی
دنیا میں جن کی کرتے تھے دن رات پیروی

قرآن پر کبھی بھی نہ تم کر سکو گے غور
جو ''مقصدِ حیات'' بھلا کر کرو گے ''جور''

پھر بائیں ہاتھ نامۂ اعمال پاؤ گے
چہروں سے جانے جاؤ گے دوزخ میں جاؤ گے

جو امتحان زیست میں ناکام ہوگیا
عقبٰی کی جنتوں سے جو محروم ہوگیا

تنہا حضور رب تمہیں جانا ضرور ہے
خوشنودی رب کی ہوگی جو پانا ضرور ہے

جب سیدھے ہاتھ نامۂ اعمال پاؤ گے
خوشحال لوٹ کے تبھی اپنوں میں آؤ گے

جنت میں سب کے ساتھ سحرؔ تم بھی جاؤ گے
ابدی وہ نعمتیں وہاں محلوں میں پاؤ گے

پردہ

کیا مکرم ہے ہر زماں پردہ
حسنِ نسواں کا پاسباں پردہ

حکم پردے کا جب ہوا نازل
فاطمہؓ سے ہوا عیاں پردہ

امت وسطہ کی وراثت ہے
حکم اللہ کا ہے بیاں پردہ

رشک عالم ہے فطر نسواں پر
زینت فخر دوجہاں پردہ

دور اسلام کے صحیفے میں
عظمت حسن ہے بیاں پردہ

ہے جو برقعے کی شکل اکمل میں
حفظِ عنوان ہے یہاں پردہ

غیر محفوظ چشمِ بد سے سحؔر
شر سے بچنے کا رازداں پردہ

بھائی چارہ

بھائی چارے کے وہ اکرام ابھی باقی ہیں
لائے سرکار جو پیغام ابھی باقی ہیں

زندگی تو یونہی کٹ جائے گی امت کی مگر
مقصدِ زیست کے انعام ابھی باقی ہیں

ہر برائی کو کچل نفس پرستی کو مٹا
رب کے بھیجے ہوئے احکام ابھی باقی ہیں

راہ بھولے کو جو غفلت سے بچانے کے لئے
مشکلیں رنج و آلام ابھی باقی ہیں

ظلمت و جہل سے اوروں کو بچانے کے لئے
نورِ توحید کے پیغام ابھی باقی ہیں

تا قیامت ہے یہ دوزخ سے بچانے کے لئے
دینِ حق دعوتِ اسلام ابھی باقی ہیں

دل جو آمادۂ توحید کا خوگر ہے سحرؔ
رب ہی توفیق دے یہ کام ابھی باقی ہے

میرے (مرحوم) محترم و معظم والدین و اساتذۂ کرام کو تادمِ زیست دل کی گہرائیوں سے تہنیت و دعائے مغفرت کی اللہ پاک سے استدعا کرتی رہوں گی۔ انشاءاللہ

خدا نے جب بھی چاہا دیدہ ور انسان آتے ہیں
فقط خونِ جگر دے دے کہ گلشن کو سجاتے ہیں

فلک پہ ماہ انجم سے چمکتے علم کے پیکر
جو آ کر راہی ظلمت کو روشن رہ دکھاتے ہیں

ترا فضل و کرم مادر پدر استاد ہیں یارب
دعائے مغفرت میں میرے آنسو بہتے جاتے ہیں

وہ جن کے دامنِ علمی سے میں نے فیض پایا ہے
سحرؔ زیور وہ نادر زندگی میں پہنے جاتے ہیں

ترانۂ وطن

اے محبت کے نشانِ مادرِ ہندوستان
ہم نے آزادی ہے پائی کر کے قرباں اپنی جاں

ہیں مذاہب تجھ میں کتنے یہ خدا کی شان ہے
سارے عالم میں تری نادر سی اک پہچان ہے

ہم امن کے ہمنوا ہیں جاں نثارانِ وطن
جان کو دے کر بچایا ہند اپنی آن ہے

جب بھی آیا ہند میں ہے امن کا دشمن کوئی
''منہ کی کھائی'' ہر قدم زیرِ زمیں نادان ہے

کوئی للکاریں جو ہم کو ہر گھڑی تیار ہیں
سرفروشی ہے ہمارے دل میں یہ ارمان ہے

ہم رہیں سرحد پہ یا مسجد یا گھر مندر میں ہوں
جذبۂ حُب وطن پر زندگی کا مان ہے

قدرتی دیکھے نظارے غیر بھی حیران ہے
یوں لگے اونچا ہمالہ ہند کا دربان ہے

فوجیوں میں ولولہ یوں جوش اور ارمان ہے
سرحدوں پہ یوں حفاظت جیسے اک چٹان ہے
اب کسانوں کو مہیا ٹیکنیکل آلات ہیں
لہلہاتے کھیت جو قدرت کا یہ فیضان ہیں

اب جو نا ممکن ہے وہ ممکن ہے رب کی شان ہے
ہند ہر میدان میں آگے ہے اور بلوان ہے
سارے عالم میں قیامِ امن کرنا ہے سحؔر
نفرتوں کو ہے مٹانا رب کا یہ فرمان ہے

چڑیوں کا جہان

صبحِ رنگِ چمن اور یہ گل کاریاں
چہچہاہٹ میں چڑیوں کی کلکاریاں

حمدِ ربی میں سرشار گاتی ہوئی
مختلف رنگ ہیں اور کئی بولیاں

شیریں نغموں سے کانوں میں رس گھولتی
سبزہ زاروں میں کرتی ہیں اٹکھیلیاں

درسِ جمہور دیتی ہوئی جھنڈ میں
یوں اڑیں جیسے مل جل کے ہمجولیاں

حامل امن بھی اور بقائے بہم
بانٹتی پیار و اخلاص یہ ٹولیاں

دعوتِ فکر انسان کو ہے سحرؔ
جلوے قدرت کے ہر سو ہیں بکھرے یہاں

ابر بہار

ابرِ کرم رواں یہ بعد انتظار آیا
فصل بہار آئی ہرسو نکھار چھایا

سوکھی زمیں پہ بارش بادل نے جو بہائے
خوشبو بہ سوندھی سوندھی فرحت سکوں دلائے

گھنگور ہیں گھٹائیں مخمور ہیں فضائیں
ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے کھیت لہلہائے

قدرت کے یہ نظارے حکمت کے بھید سارے
سمجھیں سحرؔ اگر یہ خوگر ثناء میں سارے

مدت کے بعد اب کہ ابر بہار آیا
فصل بہار آئی ہر سونکھار چھایا

دعوتِ توحید

ہرے جھنڈوں سے کیوں ہم المدد غوث الوریٰ مانگیں
مدد اللہ سے مانگیں یا بندوں کو خدا مانیں

یہ ساری دنیا ہی تخلیق حکمت رب کی قدرت ہے
سوائے رب کے کوئی کچھ نہیں دیتا حقیقت ہے

یہ ہے تقلید مشرک کی جو اک اندھی عقیدت ہے
نظامِ زندگی پر غور کر یہ حکمِ قدرت ہے

نبی اور اولیاء اللہ کے بندے ہیں سچ جانو!
سبھی نے بندگی اک رب سے کی ہے سچ کو پہچانو!

رُجوع اللہ سے ڈر کر جو محوِ گفتگو ہوگا
سحؔر وہ بندگی سے آخرت میں سرخرو ہوگا

خمیر کی للکار

مرحبا اے اہل آدم مرحبا
مجھ میں بسنا میرے باہم مرحبا

حکم رب ہوں میں گواہی ساز ہوں
مجھ سے بچ کر چل ترا میں راز ہوں

تجھ کو مہلت ایک مدت ہے گزار
پھر لحد میں میری مہمانی ہے یار

اے بہن بیٹی (اے بنت اسلام)

جو زمیں پر وہ اجالا ہے ستاروں کا گگن
تو بہن بیٹی بہو ماں ہے درخشاں سا چمن

چھائی ظلمت ہے تجھے روشنی کرنا ہوگا
خار راہوں سے بھی بچ کر تجھے چلنا ہوگا

سب ادھورا ہے ترے بن یہ بتانا ہوگا
یہ حقارت تری عالم سے مٹانا ہوگا

تیری گودی میں پلے قائد و رہبر سارے
نسل انسان کی معمار ، بچانا ہوگا

اپنے کردار سے سیتا کبھی مریم کی طرح
آزمائش سے بھی دنیا کی ، گزرنا ہوگا

بلا تفریق جو اولاد کو پروان چڑھا
تربیت سے تیری نسلوں کا سنورنا ہوگا

گو کہ کمزور مگر عزم و ہمت کی چٹان
حوصلوں سے تری اولاد کو پلنا ہوگا

تو جو چاہے تو گرہستی و ہر اک شعبے میں
اپنی محنت سے بلندی پہ پہونچنا ہوگا

(اے بنت اسلام) آزادیٔ نسواں

تیری عظمت کا تحفظ تجھے کرنا ہوگا
بربریت کے جنونی سے نمٹنا ہوگا

تو نئی نسل کی معمار ہے انسانوں میں
دورِ حاضر کے یہ حالات پلٹنا ہوگا

تو نے کیوں چھوڑ دیا اپنی حفاظت کرنا
کم لباسی تری فتنۂ زمانہ ہوگا

تیری بے پردگی جو شر کی کھلی دعوت ہے
بے حجابانہ ترا حسن نشانہ ہوگا

حسنِ فطرت جو بھٹک جاتی ہے مال و زر سے
ہو جو آوارگی دوزخ میں ٹھکانہ ہوگا

صبح کا بھولا ہوا شام کو لوٹے جیسے
حفظ نسواں میں تجھے لوٹ کے آنا ہوگا

بنتِ اسلام کا وَرَثہَ ہے جو قانون شرع
جو سحؔر پھر ہمیں ماں باپ کو دینا ہوگا

مسلمان

میں مسلمان ہوں میں مسلمان ہوں
اس جہاں میں جو اللہ کا مہمان ہوں

مجھ کو بھیجا گیا زندگی کے لئے
ایک اللہ کی بندگی کے لئے

میرا علم و عمل رب کا فرمان ہے
میرے دل میں فقط نور ایمان ہے

حکمِ رب پاس ہے سارا قرآن ہے
''خیرِ امت'' میں ہوں رب کا احسان ہے

''خیر امت'' سے ہوں ، امتوں کی گواہ
شرک نہ میں کروں اپنے رب کے سوا

رب نے بھیجا نبی کو جو احسان ہے
اس جہاں میں ہدایت کا فیضان ہے

نارِ دوزخ سے رب ہی بچائے مگر
حق ہے پیغام رب سب کو پہونچے سحؔر

دورُخی فطرت

افشا وہ ہوا مجھ پر اٹھا جو حجاب آخر
دلکش بڑا لگتا تھا جو شکل سراب آخر

اخلاص کے جذبے کو اس طرح مٹایا ہے
الفت کا کیا اس نے سودا جو خراب آخر

ہمدردیاں رکھتا ہے جو صرف دکھاوا ہے
یہ بات بھی ممکن ہے شر کا ہے وہ باب آخر

باطن کو چھپائے جو ظاہر مرا ہمدم ہے
اک روز وہ جب خود ہی الٹے گا نقاب آخر

اترا نہ زمیں پر تو جب ہو جو پذیرائی
کتنا ہی حسیں ہو پر ڈھلتا ہے شباب آخر

دنیا کے جھمیلوں میں کر فکر تُو عقبیٰ کی
محشر میں سحرؔ رب کو دینا ہے حساب آخر

قفس

یہ قفس ہے تجھے پکارا ہے
تو ہی مظلوم کا سہارا ہے

میرے حالات کی سعی ہوتی
کاش یارب تجھے کہی ہوتی

یوں مقدر سے نہ گلہ ہوتا
تیری رحمت کا گر پتہ ہوگا

والدین

رب کا احسان ہے اولاد کو ماں باپ دیا
پرورش پا کے بڑے ہونے کے اسباب دیا

طفل محتاج تھا جب گود میں گھوارے میں
ماں کو ہوتی تھی بڑی فکر میرے بارے میں

میری خاطر وہ جو ابو نے فقط کام کیا
ماں نے سکھ چین مٹا کر مجھے آرام دیا

کر کے آراستہ تعلیم کے زیور سے مجھے
یوں بچایا ہے جو ماحول کے ہر شر سے مجھے

میرے ماحول میں ہے خوف خدا بچپن سے
پرورش میری تھی ہر حال نبھا کر من سے

حکم رب ہیکہ میں سکھ چین کا سامان کروں
اپنے ماں باپ کی مشکل کو میں آسان کروں

روک لے چاہے زمانہ نہ کبھی خام کروں
یہ عبادت ہے کہ خدمت میں رہوں کام کروں

ان سے عقبیٰ میں دعاؤں سے ہے میری بخشش
کہ دعاؤں سے جو ان کی نہیں ہوگی پرسش

جس کے زندہ ہوں جو ماں باپ ہیں فردوس کے در
لوٹ لو بخشش ماں باپ کرو جتنی بھی قدر

سحرؔ ماں باپ کی خدمت تو ہے فرض و سنت
تحفۂ رب یہ عبادت میں ہے بخشش جنت

لاپرواہ طالب علم

میں بھٹکتا گیا تھا جہاں دوستو
جس کا کرتا ہوں میں خود بیاں دوستو

دوستوں میں میں کرتا تھا من مانیاں
اور پڑھائی کے اوقات اٹھکیلیاں

ہم جماعت جو تھے پڑھنے والے بہت
قابلیت سے تھے بڑھنے والے بہت

میرے ہمدرد استاد ساتھی بھی تھے
مجھ کو سمجھاتے ماں باپ بھائی بھی تھے

وقت بڑھتا گیا میں نہ پڑھتا گیا
امتحاں میرا اک اک گزرتا گیا

کامراں تھے جو محنت سے پڑھتے سبھی
میں تھا ناکام پیچھے تھی بد قسمتی

میرے پرچے میں کچھ نہ لکھتا رہا
پھر نتیجہ صفر ہی نکلتا رہا

وقت تھا مہرباں ناتوجہ دیا
میں نے دیکھا کہ اُف کارواں چل دیا

قدر کی نہ سحؔر وقت کی دوستو
جس کا پچھتاوا ہے عمر بھر دوستو

پیام

پیامِ حق ہے مرے بحر کے سفینے میں
کہ جیسے نور منور ہے اس نگینے میں

مرا ایمان ہے توحید کے قرینے میں
خدا بچالے مجھے شرک نہ ہو جینے میں

کوئی مقام یا محفل میں کار ہوتا ہے
کرے جو ذکرِ خدا پُر وقار ہوتا ہے

متاعِ غیر ہے عالم یہی ہے راز جہاں
سحؔر یہ چھوڑ کے جائیں گے ساز اور ساماں

فرمان

ظلم کا مارا تھا انسان رب کا یہ فرمان ہے
رحمت عالم کو بھیجا جو مرا احسان ہے

جب بلکتی اور سسکتی زندگی تھی پر خطر
کیا بُرا وہ دور تھا جب بندگی تھی بے خبر

حکم رب لائے جو پیغامِ ہدایت جب نبیؐ
حق و باطل فرق جانا مل گئی سچ بندگی

کیا ہے مقصد زندگی کا جب بتایا آپ نے
علمِ دینِ حق کو نرمی سے سکھایا آپ نے

خلق کے پیغام انساں کو سنایا آپ نے
سنگدل کو نرم خو انسان بنایا آپ نے

شرک وبدعت اور شریعت کو سنایا آپ نے
نارِ دوزخ سے سحرؔ یکسر بچایا آپ نے

المیہ گجرات

جب ظلم کی گھٹائیں زمانے پہ چھاگئیں
انسان کو درندۂ حیواں بنا گئیں

کتنے ہی آشیانے یوں پل میں اجڑ گئے
مکار رہنما کے جنوں کی نظر گئے

مذہب کو لے کے جھوٹی سیاست کے واسطے
جو خون بہہ چکا ہے ریاست کے واسطے

یہ حق ہے جو بھی بے گنہ کا خوں بہائیگا
دنیا میں بھی کیئے کی سزا کو وہ پائیگا

بندگی

یہ حق ہے بندگی خالق کے نام ہو جائے
ہر ایک زندگی میں یہ پیام ہو جائے

بھلا دیں رسم جہالت سے گر بدل جائیں
جو چاہو یوں جیو خوشنودی رب کی مل جائے

سحؔر جہاں رہو اللہ پر توکل ہو
رضا ہو رب کی تو میرا سفر مکمل ہو

ایمان

دل میں ایمان کی دولت کو سنبھالے رکھنا
علمِ توحید کو سینے سے لگائے رکھنا

لُوٹ جائے جو زر و مال کوئی غم نہ کرو
رب پہ ایمان کی دولت کو بچائے رکھنا

جبکہ راہوں سے گزرتے ہو یہ خیال رہے
روشنی کرکے اندھیروں کو مٹائے رکھنا

یہ جہاں اپنے لئے کانٹوں بھرا جنگل ہے
بس سحرؔ خار سے بچ کر ہی گزرتے رہنا

بیٹی کا ''نکاح'' والدین کی نصیحت

رب کا فرمان ہدایت رسولؐ اللہ کی
تربیت کر کے بھلی رخصتی کر لڑکی کی

ہو گا جنت کا وہ حقدار میری امت میں
اُسکو خوشنودیٔ رب ہو گی سبب بیٹی کی

کہ نکاح ایک عبادت ہے سناؤ بہنو
اپنی دختر کو شریعت پہ چلاؤ بہنو

بڑے ارمانوں سے بیٹی کا بیاہ ہوتا ہے
تھام دل لختِ جگر کا جو وِداع ہوتا ہے

لڑکی والو تمہیں دختر سے یہ کہنا ہوگا
اپنے ماں باپ کی عزت تجھے رکھنا ہوگا

اسوۂ فاطمہؓ عادات میں شامل رکھنا
اپنے اسلاف کا ورثہ ہے یہ کامل رکھنا

تم کو شوہر کا جو درجہ ہے سمجھنا ہوگا
ہمسفر دے جو کوئی حکم وہ کرنا ہوگا

حسن اخلاق سے دل جیت لو جب کہنا ہو
جسکے سسرال میں ساس اور خسر بہنا ہو

اپنے کردار سے تم گھر میں اجالا کرنا
خدمت دین میں بھی وقت نکالا کرنا

گھر یہ چاہت و محبت کا نمونہ ہوگا
کامیابی کا جو پہلا ہے وہ زینہ ہوگا

اب دعا رب سے ہو یہ خوشیوں سے دامن بھر دے
سحرؔ ہر غنچہ، گل خوشبوئے آنگن کر دے

دورِ حاضر میں "نکاح"

عصری ماحول کی بیٹی کا بیاہ ہوتا ہے
گھر شریفوں کا بگڑ جانا لکھا ہوتا ہے

لڑکی والوں کی یہ فطرت سے عیاں ہوتا ہے
واپسی جلد ہے دُلہن کی گماں ہوتا ہے

تربیت کرکے غلط بیٹی کی، غفلت کرکے
اُپنے ماحول سے بھیجا ہے جو رخصت کرکے

لے وداعی میں جو موبائیل چلی آتی ہے
جسکو بے وقت ہی وہ ڈائیل کیئے جاتی ہے

گھر میں سسرال کے رشتوں کا اُسے پاس نہیں
حکم شوہر کے لئے کیا ہے وہ احساس نہیں

اپنے ماں باپ کو ہر بات لگا دیتی ہے
کچھ بڑھا کر یا گھٹا کر ہی سنا دیتی ہے

غیبتوں کا جو وہ انبار لگا دیتی ہے
بحث و تکرار کا ماحول بنا دیتی ہے

بے شرم بن کے جو ماں باپ چلے آتے ہیں
اپنے داماد کو گھر آکے جو دھمکاتے ہیں

زیادتی کرنے میں لڑکی جو الجھ جاتی ہے
آخری حد میں وہ میکے کو چلی جاتی ہے

شادیاں ہوتی ہیں کم روز گلہ ہوتا ہے
جبکہ کثرت میں جو طلاق و خلع ہوتا ہے

جہیز نہ لیں تو بھی وہ کیس لگا دیتے ہیں
یوں عدالت کے جو خرچے وہ بڑھا دیتے ہیں

من نکاح سنتی

ہے من نکاح سنتی میں پاک زندگی
حکمِ خدا رسولؐ ہے یہ رب کی بندگی

سید ہو یا پٹھان ہو سنی یا شافعی
جس کو رہا نہ خوفِ خدا ، ہے وہ امی (امتی)

اے اُمتی تو اپنا گریبان جھانک لے
نہ بچ سکے گا چھوڑ شریعت نہ لانگ لے

کتنے ہی رسم اُس نے تو خود سے بنا لیے
دولت کے زور زعم پہ سب کو ملا لیے

امت وسط

امت وسط بنو "دین" کا اکرام کرو
ذمہ داری جو ملی رب سے اُسے عام کرو

رونق زندگی جو تم کو جکڑتی ہے ضرور
مقصد بندگی میں وقت دو وہ کام کرو

شرک کے کام سے اوروں کو بچانا ہوگا
"نار دوزخ" کا جو یہ حال بتانا ہوگا

حسنِ اخلاق سے پیغام سنانا ہوگا
آدمیت کو ہے انسان بنانا ہوگا

جس کو رب دیتا ہے توفیق بدل سکتے ہیں
دردمندی سے سحؔر کام یہ کرنا ہوگا

Gulistan-e-Saher
Published by :
ATYAB PUBLISHING HOUSE
Hyderabad, India Cell: 9849339588
E-mail: hasanshareef0@gmail.com